ماہنامہ

انصار اللہ

سانحہ ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء دارالذکر لاہور کے چند مناظر

ایڈیٹر
محمد محمود طاہر

جولائی 2010ء
وفا 1389 ہش

شہدائے لاہور کے نماز جنازوں کے چند مناظر
(بمقام انصار اللہ پاکستان)

احمدی انصار کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: محمد محمود طاہر

وفا 1389 ہش جولائی 2010ء

جلد ---------------------- 51-

شمارہ ---------------------- 07

فون نمبر 047-6212982۔ فیکس 047-6214631

ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

☆ ریاض محمود باجوہ

☆ محمود احمد اشرف

☆ مبشر احمد خالد

پبلشر: حافظ عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: حافظ احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ

دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان

سالانہ........................150 روپے

قیمت فی پرچہ....................15 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن والحدیث 3

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں 4

لاکھوں مظفر تیری جگہ لینے کے لئے بے قرار ہیں 5

سانحہ لاہور پر حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام 6

انصار بھائیوں سے ضروری گزارش (صدر مجلس انصاراللہ پاکستان) 8-7

احمدیہ بیوت الذکر لاہور پر سفاکانہ حملہ (رپورٹ اندر) 13-9

فہرست شہداء لاہور 17-14

نظم (ارشاد عرشی ملک) 19-18

سانحہ لاہور عشق ووفا ایثار وقربانی کی داستان (محمد محمود طاہر) 26-20

سانحہ لاہور پر دانشوروں کی آراء 34-27

اخبار مجالس 38-35

مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات کی پابندی کریں 40-39

اداریہ

دارالذکر اور بیت النور لاہور کا المناک سانحہ

۲۸ مئی ۲۰۱۰ء جمعۃ المبارک کا دن مذہبی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائیگا جس دن اسّی سے زائد فرزندانِ توحید کو جو خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے انتہائی مبارک دن دو بیوت الذکر میں اکٹھے تھے کہ ان معصوم اور نہتے عباد اللہ پر ظالموں نے گولیاں برسا کر اور دھماکہ خیز مادہ کے حملے کر کے راہ حق میں قربان کر دیا۔ مذہب کی معلوم تاریخ میں ایک ہی دن میں اس قدر نہتے لوگوں کو قربان کرنے کا یہ منفرد واقعہ ہے۔ ڈیڑھ صد کے قریب احباب اس المناک واقعہ میں شدید زخمی ہوئے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ جو کہ سوا صدی پر پھیلی ہوئی ہے اپنے آغاز سے قربانیوں کی روشن مثالوں سے عبارت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دور میں ہی سر زمین کابل پر حضرت مولوی عبد الرحمان صاحب اور حضرت شہزادہ سید عبد اللطیف صاحب کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا اور پھر سے قربانی کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ جاں نثاران احمدیت نے اپنے خون سے گلستان احمدیت کی آبیاری کی ہے۔ بہت سے ہیں جنہوں نے اپنے مولیٰ کے ساتھ باندھے ہوئے عہد کو پورا کر دیا اور لاکھوں ہیں جو اس راہ میں منتظر بیٹھے ہیں۔

دارالذکر گڑھی شاہو اور بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے سب باوضو اور ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔ یہ کیا ہی خوش قسمت اور خوبصورت انداز قربانی ہے کہ اللہ کے بندے اس کی توحید اور عظمت کا اقرار کرتے ہوئے بحالت سجدہ، بحالت رکوع اور کوئی بحالت قیام اس کی راہ میں قربان ہو گئے اور حیات جاودانی پا گئے۔ ان جاں نثاروں کے خون سے انشاء اللہ گلشن احمدیت میں ابدی بہار آئے گی۔ اللہ کے حضور حاضر ہونے والوں نے ابدی حیات کا جام پی لیا اور ان کے شعلہ حیات کو بجھانے والے دشمن کے مقدر میں یقیناً موت لکھی گئی ہے۔

سانحہ لاہور میں قربانی کا نذرانہ پیش کرنے والوں کو تو حیات جاودانی مل گئی اور ان کے لواحقین نے اس موقع پر جس صبر و ہمت اور بلند حوصلے کا مظاہرہ کیا وہ بھی جماعت احمدیہ کے اعلیٰ کردار کا بے نظیر نمونہ ہے۔ اس المناک سانحہ کے موقع پر ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں فرمایا:۔

> ”ہماری بقا خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہونے ہی میں ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے پہلے بھی ہماری مدد کی ہے اور آئندہ بھی ہماری تائید و نصرت فرمائے گا کوئی دہشت گرد اور کوئی حکومت جماعت احمدیہ کی ترقی کو نہیں روک سکتی کیونکہ یہ ایک خدائی جماعت ہے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہر سعید روح کو اپنی حفاظت میں رکھے اور شرپسندوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔“

(الفضل ربوہ یکم جون ۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆☆☆

القرآن

حیات جاودانی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝
(البقرہ:۱۵۴۔۱۵۵)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆☆☆

حدیث نبوی ﷺ

اللہ سے کیا عہد پورا کر دکھایا

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ کو بدر میں شامل نہ ہوسکنے کا افسوس تھا۔ ایک دفعہ آپ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اگر مجھے آئندہ موقع ملا تو میں اللہ کو دکھاؤں گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ میدان اُحد میں آپ نے مشکل حالات میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ہم نے چچا کو ایسی حالت میں شہید پایا کہ ۸۰ سے کچھ اوپر ان کو زخم آئے تھے۔ ان کی بہن نے انگلیوں کے نشان سے ان کو پہچانا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت اسی قسم کے لوگوں کے لئے اتری ہے کہ مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے عہد کو پورا کر دکھایا۔

(بخاری کتاب الجہاد حدیث نمبر: ۲۵۹۵)

☆☆☆

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر **فتح یاب ہوں گا** مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہرگز ضائع نہیں ہوسکتا دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو اور اندھو! **مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا**۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

؎ من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من ۔۔۔ آں منم کاندر میان خاک و خوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں۔ وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہوسکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب وشتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے'' (انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد ۹ ص ۲۳۔۲۴)

☆☆☆☆

لاکھوں مظفر تیری جگہ لینے کے لئے بے قرار ہیں

ڈاکٹر مظفر احمد شہید امریکہ کی شہادت پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:۔

اے احمدیت کے بدخواہو! تمہارے نام بھی میرا ایک پیغام ہے۔ اے نگاہِ بد سے اس لَو کو دیکھنے والو سنو! کہ تم ہرگز اسے بجھانے میں کامیاب نہیں ہوسکو گے۔ یہ ارفع چراغ وہ نہیں جو تمہاری سفلی پھونکوں سے بجھایا جاسکے۔ جبر کی کوئی طاقت اس نور کے شعلہ کو دبا نہیں سکتی۔ چشم بصیرت سے دیکھو کہ مظفر آج بھی زندہ ہے بلکہ پہلے سے کہیں بڑھ کر زندگی پا گیا۔ پس اے مظفر! تجھ پر سلام کہ تیرے عقب میں لاکھوں مظفر آگے بڑھ کر تیری جگہ لینے کے لئے بے قرار ہیں۔ اور اے مظفر کے شعلہ حیات کو بجھانے والو! تم نے تو اسے ابدی زندگی کا جام پلا دیا۔ زندگی اس کے حصہ میں آئی اور موت تمہارے مقدر میں لکھ دی گئی۔

مذہبی آزادی کا قرآنی تصور تو ایک بہت پاک اور اعلیٰ اور ارفع اور وسیع تصور ہے اسے جبر و اکراہ کے مکروہ اور مجذوم تصور میں بدلنے والو اور اے مذہب کے پاک سرچشمہ سے پھوٹنے والی لازوال محبت کو نفرت اور عناد میں تبدیل کرنے والو! اے ہر نور کو نار میں اور ہر رحمت کو زحمت میں بدلنے کے خواہاں بدقسمت لوگو! جو انسان کہلاتے ہو۔ یاد رکھو کہ تمہاری ہر سفلی تدبیر خدائے برتر کی غالب تقدیر سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائے گی۔ تمہارے سب ناپاک ارادے خاک میں ملا دیئے جائیں گے اور ربِ اعلیٰ کے مقدر کی چٹان سے ٹکرا ٹکرا کر اپنا سر ہی پھوڑو گے۔ تمہاری مخالفت کی ہر جھاگ اٹھاتی ہوئی لہر ساحل (دینِ حق) سے ٹکرا کر ناکام لوٹے گی اور بکھر جائے گی اور اسے پیش قدمی کی اجازت نہیں ملے گی۔ اے (دینِ حق) کے مقابل پر اٹھنے والی ظاہری اور مخفی، عیاں اور باطنی طاقتو! سنو کہ تمہارے مقدر میں ناکامی اور پھر ناکامی کے سوا کچھ نہیں اور دیکھو کہ (دینِ حق) کے جاں نثار اور فدائی ہم وہ مردانِ حق ہیں جن کی سرشت میں **ناکامی کا خمیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ دکھائے گا، وہ دن دور نہیں کہ ہر وہ لفظ جو آج میں نے آپ سے بیان کیا ہے سچا ثابت ہوگا کیونکہ یہ میرے منہ کی بات نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا ایسا اٹل فیصلہ ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوا اور کبھی تبدیل نہیں ہوگا۔ احمدیت نے کبھی ناکام نہیں ہونا، کسی منزل پر ناکام نہیں ہونا آگے سے آگے بڑھنا ہے۔ پس اے دوستو! جو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہوتے ہو تم اللہ کی راہ میں جتنی زیادہ شہادتیں پیش کرنے کی توفیق پاؤ گے اتنی ہی زیادہ کامیابیاں تمہارے مقدر میں لکھی جائیں گی۔** اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور جلد (دینِ حق) کی فتح کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین۔

(خطباتِ طاہر جلد ۲ صفحہ: ۴۲۲۔۴۲۳)

☆☆☆

سانحہ لاہور کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا بصیرت افروز پیغام

”آج دہشت گردوں کی طرف سے ہماری لاہور میں واقع دو (بیوت الذکر) پر حملے انتہائی وحشیانہ اور ہر لحاظ سے انسانیت سے عاری تھے۔ یہ حملے (بیوت الذکر) پر کئے گئے جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے۔ یہ حملے نماز جمعہ کے وقت پر کئے گئے جو تمام .... کے لئے انتہائی مقدس وقت ہے۔ کوئی بھی سچا مسلمان ایسے وحشیانہ، ظالمانہ اور سفاکانہ حملے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ کسی قسم کی دہشت گردی کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں۔ وہ لوگ جو ان حملوں کی پشت پناہی کر رہے تھے اپنی اس حرکت کی صفائی میں اسلامی تعلیمات کو ذمہ دار ٹھہرائیں گے مگر یہ بات واضح ہو کہ حقیقت میں یہ لوگ صرف نام کے مسلمان ہیں اور ان کے اعمال اسلامی تعلیمات کی قطعاً عکاسی نہیں کرتے۔

پاکستان میں حالات بہت دردناک ہیں۔ کئی دہائیوں سے احمدی ....کی زندگیوں کو امن سے محروم کیا جا رہا ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ان احمدیوں کی زندگیوں کو مسلسل خطرے کا سامنا ہے۔ 1974ء میں احمدی ....کو حکومت

پاکستان نے غیر مسلم قرار دیا اور دس سال کے بعد ایک ظالمانہ آرڈیننس لاگو کر کے احمدی ....کی تمام عبادات اور اپنے دین پر عمل پیرا ہونے کو جرم قرار دے دیا گیا۔ اس قسم کے قوانین نے جماعت احمدیہ پاکستان کے معاندین کی پشت پناہی کی اور نتیجۃً انتہا پسندوں نے اس قانون کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ کے افراد کو مسلسل ظلم کا نشانہ بنایا۔ اس ظالمانہ سلوک کے باوجود جماعت احمدیہ پاکستان کی حب الوطنی میں کوئی کمی نہیں آئی اور کوئی فرد جماعت کبھی سول نافرمانی کا مرتکب نہیں ہوا۔ سردست واقعات کی مکمل تفصیل موصول نہیں ہوئی لیکن یہ بات واضح ہے کہ درجنوں احمدیوں نے جام شہادت نوش کیا ہے اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ مولیٰ کریم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ زخمیوں کی جلد از جلد صحت یابی کے سامان پیدا کرے۔ جماعت احمدیہ ....ایک پُر امن حقیقی ....پر عمل پیرا جماعت ہے اس لئے ہماری جماعت کا کوئی فرد اس واقعہ کے بعد کسی نامناسب ردعمل کا مظاہرہ نہیں کرے گا۔ ہماری بقا خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہونے ہی میں ہے اور ہمیں یقین ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے پہلے بھی ہماری مدد کی ہے اور آئندہ بھی ہماری تائید و نصرت فرمائے گا۔ کوئی دہشت گرد اور کوئی حکومت جماعت احمدیہ کی ترقی کو نہیں روک سکتی کیونکہ یہ ایک خدائی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہر سعید روح کو اپنی حفاظت میں رکھے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین“ (الفضل یکم جون ۲۰۱۰ء)

انصار بھائیوں سے ضروری گزارش

﴿محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان﴾

لاہور میں ہمارے معصوم ومظلوم احمدی بھائیوں کے خون سے جو ہولی کھیلی گئی ہے وہ آپ کے علم میں ہے۔جس میں 86 احباب شہید اور 124 زخمی ہوئے۔اس سے ہمارے دل زخمی، جگر چھلنی اور آنکھیں اشکبار ہیں۔مگر ہم اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اس سانحہ کے حوالہ سے موجودہ حالات میں انصار بھائیوں اور ان کے ذریعہ دیگر احباب جماعت کو بھی بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلانا نہایت ضروری ہے۔

سب سے پہلے تو اس موقع پر ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام پیش نظر رکھنا چاہئے۔جس میں آپ نے فرمایا ''جماعت احمدیہ ایک پر امن حقیقی (دین حق) پر عمل پیرا جماعت ہے اس لئے ہماری جماعت کا کوئی فرد اس واقعہ کے بعد کسی نامناسب ردعمل کا مظاہرہ نہیں کرے گا۔ ہماری بقا خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہونے ہی میں ہے اور ہمیں یقین ہے کہ خدائے بزرگ وبرتر نے پہلے بھی ہماری مدد کی ہے اور آئندہ بھی ہماری تائید و نصرت فرمائے گا۔کوئی دہشت گرد اور کوئی حکومت جماعت احمدیہ کی ترقی کو نہیں روک سکتی کیونکہ یہ ایک خدائی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہر سعید روح کو اپنی حفاظت میں رکھے اور شرپسندوں کے شر سے محفوظ رکھے'' آمین۔

حضور انور نے احباب جماعت کو دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ''احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ایمان و ایقان میں ترقی دیتا چلا جائے اور یہ ابتلا کبھی ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث نہ بنے۔'' (خطبہ فرمودہ 4/جون 2010ء)

اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے جو آپ نے فرمایا:۔

''یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔...... دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔مَیں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند نہیں توڑ سکتی۔اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے۔اور اس کا بول بالا ہو۔کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلاء ہوں۔ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔'' (انوار الاسلام روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23-24)

دعاؤں میں جوش وولولہ پیدا کرنے کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وہ نصیحت بھی یاد کریں کہ

''دنیا کے تیروں کا مقابلہ تم نے دعاؤں کے تیروں سے کرنا ہے۔ یہ لڑائی فیصلہ کن ہوگی لیکن گلیوں اور بازاروں میں

نہیں صحنوں اور میدانوں میں نہیں بلکہ (بیوت الذکر) میں اس لڑائی کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ راتوں کو اٹھ کر اپنی عبادتوں کے میدانوں کو گرم کرو اور اس زور سے اپنے خدا کے حضور آہ و بکا کرو کہ آسمان پر عرش کے کنگرے بھی ہلنے لگیں۔ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کا شور بلند کرو۔

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج　　شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

پس اس زور کا شور مچاؤ اور اس قوت کے ساتھ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی آواز بلند کرو کہ آسمان سے فضل اور رحمت کے دروازے کھلنے لگیں اور ہر دروازے سے یہ آواز آئے: اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ. اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ. اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ سنو! سنو! کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔ اے سننے والو سنو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ اے مجھے پکارنے والے سنو کہ خدا کی مدد قریب ہے اور وہ پہنچنے والی ہے۔'' (خطبہ جمعہ 24 رجون 1983ء از خطبات طاہر جلد دوم صفحہ 349)

پس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق دعائیں کریں کہ ''اللہ قربان ہونے والے کے درجات بلند فرمائے اور زخمیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے۔ خدا تعالیٰ مخالفت میں بڑھنے والوں کو عبرت کا نشان بنائے'' نیز حسب ارشاد ان دعاؤں کا ورد بھی جاری رکھیں۔

1۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

2۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ (خطبہ فرمودہ 4 رجون 2010ء)

خاص طور پر ان ایام میں بیت الدعا والی یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے:

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَاءَکَ وَاَعْدَائِیْ وَ اَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا.

اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے یعنی ہمارے پیارے امام کی مدد فرما اور ان کی دعاؤں کو قبول فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور کافروں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

رسول کریم ﷺ نے واقعہ رجیع میں ستر صحابہ کی شہادت کے بعد ایک ماہ تک مسلسل عاجزانہ دعائیں کی تھیں۔ اس لئے آج کل حسب حالات جہاں ممکن ہو اجتماعی نماز تہجد ورنہ کم از کم انفرادی تہجد کے اہتمام کی ضرور کوشش کرنی چاہئے۔ ان دنوں میں نمازوں میں بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے امام کو اور آپ کی پیاری جماعت کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور جماعت کو پیش از پیش عظیم الشان ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

☆☆☆

۲۸ مئی ۲۰۱۰ء نماز جمعہ کے موقع پر احمدیہ بیوت الذکر

دارالذکر اور بیت النور لاہور پر سفا کانہ حملہ

86احباب جماعت کی شہادت، ربوہ میں شہداء کی تدفین

﴿رپورٹ: مدیر ماہنامہ انصاراللہ﴾

۲۸ مئی ۲۰۱۰ء جمعۃ المبارک کا روز احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ یہ وہ دن تھا جب حسب معمول احمدی اپنے مولیٰ کے حکم کے مطابق اپنے کاروبار اور مصروفیات ترک کر کے اللہ کے گھر میں جمعہ کی عبادت کے لئے جمع ہوئے۔ لاہور جسے پاکستان کا دل کہا جاتا ہے اور تاریخ احمدیت میں بھی اس شہر کی غیر معمولی اہمیت ہے جس شہر کو متعدد بار مسیح پاک کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ اس شہر میں جماعت احمدیہ کی دو بڑی بیوت الذکر جہاں بڑی تعداد میں احمدی جمعہ کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں یعنی دارالذکر گڑھی شاہو اور بیت النور ماڈل ٹاؤن، ۲۸ مئی کے جمعہ کے لئے بھی لوگ جمع تھے کہ دونوں مقامات پر آتشیں اور جدید اسلحہ سے لیس ظالموں نے نہتے نمازیوں پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں دونوں مقامات پر مجموعی طور پر 86 نمازیوں نے جام شہادت نوش کیا اسی طرح دارالذکر کے خاکروب مکرم برکت مسیح صاحب بھی اس واقعہ میں وفات پا گئے۔ جماعتی وفد نے ان کے گھر جا کر تعزیت کی۔ ڈیڑھ صد کے قریب لوگ زخمی ہوئے۔ ماڈل ٹاؤن میں نہتے احمدیوں نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو مسلح دہشت گردوں کو زندہ پکڑ کر پولیس کے حوالہ کیا جن سے تفتیش جاری ہے۔ یہ بہادری کا ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

دارالذکر اور بیت النور لاہور میں ہونے والی دہشت گردی جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت و تعصب کی مہم کا نتیجہ ہے۔ جو گزشتہ کئی دہائیوں سے منظم طور پر جاری ہے اور ایک حد تک اسے آرڈیننس نمبر 20 اور 298C کی پشت پناہی بھی حاصل ہے۔ اس نفرت اور اشتعال انگیز مہم کے نتیجہ میں گزشتہ کئی دہائیوں میں سینکڑوں قیمتی جانیں قربان ہو چکی ہیں اور ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کے واقعہ میں اب تک سب سے زیادہ جانی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ لاہور میں گزشتہ ایک سال سے احباب جماعت احمدیہ کو مولویوں کی طرف سے دھمکیاں دی جا رہی تھیں اور مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے خلاف بینرز اور سٹیکرز

لگے ہوئے تھے لیکن انتظامیہ کو آگاہ کرنے کے باوجود کوئی قابل ذکر کاروائی نہ کی گئی اور اس قدر المناک سانحہ پیش آ گیا۔

۲۸رمئی ۲۰۱۰ء کے سانحہ میں دارالذکر میں شہید ہونے والوں میں جماعت احمدیہ لاہور کے امیر بھی شامل تھے اسی طرح بیت النور ماڈل ٹاؤن میں صدر جماعت ماڈل ٹاؤن اور مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ شہداء میں دوتہائی مجلس انصاراللہ کے اراکین تھے بقیہ ایک تہائی خدام تھے۔

اس المناک واقعہ کے بعد فوری طور پر شہداء کی تدفین کے انتظامات کا کام شروع کیا گیا۔ شہداء کی تدفین کے لئے میّتوں کو ربوہ لے جانے کا فیصلہ ہوا۔ 78 شہداء کو تدفین کے لئے ربوہ لایا گیا اور آٹھ شہداء کی لاہور اور دوسرے مقامات پر تدفین ہوئی۔

انصاراللہ پاکستان کی سعادت

انصاراللہ پاکستان کو اس تاریخی سانحہ کے موقع پر شہداء اور ان کے لواحقین کی خدمت کی خصوصی سعادت نصیب ہوئی۔ جماعتی فیصلہ کے مطابق شہداء کی میّتوں کو لاہور سے لانے کے بعد انصاراللہ پاکستان کے زیریں ہال میں رکھا گیا اور یہیں شہداء کے دیدار اور نماز جنازہ کا انتظام تھا۔

اس اندوہناک سانحہ کے بعد رات گئے لاہور کے ہسپتالوں سے ضروری کارروائیوں کے بعد میّتوں کی وصولی اور انکی تدفین کے لئے ربوہ آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ ربوہ ٹول پلازہ پر مستعد خدام جو موٹر سائیکلوں پر سوار ہوتے وہ شہداء کی میّتوں کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جنازوں کی آمد کے بعد انہیں انصاراللہ کے زیریں ہال میں رکھا گیا جہاں برف کے بلاکس رکھ کر اسے عارضی سردخانہ میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ یہاں خدام الاحمدیہ کے تحت ڈیوٹی کا منظم انتظام تھا۔ انصاراللہ پاکستان کو چونکہ میزبانی کا شرف حاصل ہوا اس لئے انصاراللہ پاکستان کے عہدیداران اور کارکنان مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ انصاراللہ پاکستان کے تینوں گیسٹ ہاؤسز میں شہداء کی فیملیز اور لواحقین کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا۔ کھانا دارالضیافت کی طرف سے مہیا کیا گیا تھا۔

انتظامات جنازہ و تدفین

انصاراللہ پاکستان کے لان میں ٹینٹ لگا کر لواحقین کے لئے سائے اور کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے شہداء کے جنازے انصاراللہ کے ہال میں پڑھائے۔ شہداء کے قریبی عزیز

اور جماعتی بزرگان ہال میں صف بندی کرتے جبکہ دیگر احباب انصار اللہ کے لان اور ملحقہ سڑک پر صفیں بنا کر نماز جنازہ میں شریک ہوجاتے تھے۔

نماز جنازہ سے قبل شہداء کا تعارف اور ان کا آخری دیدار کروایا جاتا رہا۔ شہداء کے لئے تابوتوں کا انتظام پہلے سے ہی کرلیا گیا تھا۔ اسی طرح ۲۸؍مئی کی رات تک قبرستان عام میں قبروں کی کھدائی کا کام مستعد خدام نے مکمل کردیا تھا۔

نماز جنازہ کے بعد شہداء کے تابوت ایمبولنس پر قبرستان عام لے جائے جاتے تھے جہاں چاق وچوبند خدام انتہائی باوقار اور منظم طریق سے شہداء کے لواحقین کی موجودگی میں تدفین کا کام سرانجام دیتے رہے۔ قبرستان میں حفاظتی انتظامات کے لئے خدام نے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر مختلف حصار بنا رکھے تھے۔ اس قدر پُر وقار انداز میں تدفین کے مراحل دیکھ کر اغیار حیران تھے اور کوریج کرنے والی مختلف میڈیا ٹیمیں حیرت زدہ تھیں کہ نہ رونا پیٹنا نہ احتجاج نہ توڑ پھوڑ یہ کیسے لوگ ہیں!!!

قبرستان عام میں نظم وضبط دیدنی تھا، خدام کا ایک گروپ حصار بنائے حفاظتی ڈیوٹی دے رہا تھا۔ ایک گروپ تدفین کے مراحل سرانجام دے رہا تھا۔ بچے پانی پلانے میں مصروف تھے۔ بزرگان سلسلہ اور لواحقین کے لئے سایہ دار جگہ پر کرسیوں کا انتظام تھا اور یہ سارا انتظام صرف ایک دن کی تدفین کے لئے نہیں بلکہ چارروز تک جاری رہنے والی تدفین کے طویل سلسلہ کے لئے تھا۔ جب تابوت آجاتے تو نماز جنازہ اور پھر قبرستان عام میں تدفین کا مرحلہ شروع ہوجاتا تھا۔ ربوہ میں تمام شہداء کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔

ربوہ کی سوگوار فضا

۲۸؍مئی کے المناک سانحہ پر پوری جماعت ہی غم کی کیفیت میں تھی۔ راضی برضا ہونے کا ہمیں درس دیا گیا ہے اور اسی پر سب نے عمل کیا۔ بیشتر شہداء کی تدفین ربوہ میں ہوئی اور یہ سلسلہ چارروز تک جاری رہا اس موقع پر غم اور افسوس کا اظہار کسی احتجاج کی صورت میں نہ تھا بلکہ ایک اعلیٰ نمونہ اہالیان ربوہ نے پیش کیا کہ جس کو اغیار نے بھی محسوس کیا۔ ان چار ایام میں ربوہ کے بازار بند رہے، گلیاں سنسان تھیں اور اپنے پیاروں کے آخری دیدار، ان کے جنازوں اور تدفین میں شرکت کے لئے تڑپ رہے تھے۔ حفاظتی نقطہ نظر سے خلاف معمول بڑے پیمانے پر جنازوں میں حاضری کا انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے باوجود ایک بڑی تعداد جنازوں اور تدفین میں شامل ہوئی۔ ربوہ کے سینکڑوں خدام ہمہ وقت ڈیوٹی پر موجود تھے۔ اطفال کی بھی ایک خاصی تعداد پانی پلانے کی ڈیوٹی دیتی رہی۔ ناصر فائر سٹیشن کی جانب سے ربوہ میں چھڑکاؤ کا انتظام کیا جاتا رہا۔ سانحہ کے فوراً بعد سے زخمی ہونے والے بھائیوں کو خون کا عطیہ دینے کے لئے بلڈ بنک میں خدام کی کثیر تعداد موجود رہی۔ مرکزی دفاتر

سلسلہ اور اس کے ماحول کی حفاظت اور ٹریفک کنٹرول کے لئے بھی سینکڑوں خدام نے ڈیوٹی کی سعادت حاصل کی ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمات کو قبول فرمائے ۔ آمین

پاکستانی میڈیا کا کردار

سانحہ لاہور کی لمحہ بہ لمحہ کوریج کے لئے الیکٹرانک میڈیا نے نمایاں کردار ادا کیا بعض ٹی وی چینلز اس کی مسلسل کوریج اگلے کئی ایام تک بھی کرتے رہے اور مختلف ٹاک شوز میں بھی اس واقعہ کا تذکرہ ہوتا رہا۔

ملکی اخبارات نے بھی اس واقعہ کو جلی سرخیوں کے ساتھ کوریج دی۔ کالم نگاروں اور دانشوروں نے سانحہ لاہور پر کالم لکھے اور اخبارت نے اس بارہ میں ادارتی نوٹ لکھے۔ ماہنامہ انصاراللہ کے اس شمارہ میں چند دانشوروں کی آراء کو شامل اشاعت بھی کیا جارہا ہے ۔ شہداء لاہور کی قربانی کا ایک ثمرہ اس طرح بھی ظاہر ہوا کہ اس واقعہ اور اس کے مضمرات کو بھی کوریج دی گئی اور پہلی بار کسی حد تک جماعتی مؤقف کو بھی پیش کرنے کا موقع فراہم کیا گیا۔ ہر چند کہ بعض کی طرف سے منفی پراپیگنڈہ اور تعصب کا بھی مظاہرہ کیا گیا۔

مورخہ ۳۰ مئی کو دارالذکر میں ہونے والی پریس کانفرنس میں ایک بڑی تعداد میں پریس نمائندگان تشریف لائے پریس کانفرنسوں میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے بریفنگ دی اور صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے ۔ اس پریس کانفرنس کو الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا نے کوریج دی۔ اللہ تعالیٰ میڈیا اور دانشوروں کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس المناک واقعہ اور اس کے پس پردہ عوامل کو عوام کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی ۔ یوں کروڑہا لوگوں تک جماعت احمدیہ کا پیغام اور مؤقف پیش کرنے کا موقع فراہم کیا اور ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کے جذبات کو فروغ دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ کلمہ حق کہنے کی ہمت اور حوصلہ عطا فرماتا رہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اس موقع پر اپنے ناظرین کو تازہ ترین صورتحال سے آگاہ رکھنے کے لئے خصوصی بلیٹن اور پروگرام پیش کئے ۔ اس طرح جماعتی نمائندگان کی پریس کانفرنس کو بھی پیش کیا ۔ نیز شہداء کی تدفین کے مناظر بھی دکھائے جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے کارکنوں کو بھی جزائے خیر عطا کرے ۔ ان کی سعی یقیناً شہداء کی فیملیز کے لئے تسکین اور حوصلہ افزائی کا موجب بنی ۔

تعزیت لواحقین شہداء و عیادت مریضان

اس قیامت خیز گھڑی میں شہداء کے خاندانوں کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار احباب کی طرف سے اپنی نیک روایات کے مطابق ہوتا رہا۔ ساری جماعت نے ایک جسم کی مانند ہونے کا ثبوت دیا۔ پیارے امام ایدہ اللہ الودود نے تمام

شہداء کے لواحقین سے ٹیلی فون پر بات کر کے ان کے زخموں پر ایسا مرہم رکھا کہ لواحقین اپنے سارے غم بھول گئے۔ اہالیان ربوہ نے شہداء کی تدفین کے انتظامات اور ان کے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے وفد بھی شہداء کے گھروں میں گئے اور ہسپتالوں میں جا کر زخمیوں کی عیادت کی۔ انصاراللہ پاکستان کی طرف محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے ۳ تا ۵ ؍جون اور پھر ۱۱، ۱۲ ؍جون کو لاہور ۳ گھرانوں میں شہداء کے گھر جا کر تعزیت اور متعدد زخمیوں کی عیادت کی۔ باقی خاندانوں سے فون پر رابطہ کیا گیا۔ ماہنامہ انصاراللہ کی طرف سے خاکسار مدیر ماہنامہ انصاراللہ مورخہ ۳ تا ۵ ؍جون کئی گھرانوں میں گیا اور شہداء کے گھروں میں تعزیت کی اور ان کے ایمان افروز حالات معلوم کرنے کا موقع بھی ملا۔ مورخہ ۸ ؍جون کو ممبران انصاراللہ پاکستان کا ایک سات رکنی وفد لاہور گیا۔ جو وہاں جا کر پھر تین گروپ بنا کر شہداء کے گھروں میں تعزیت کے لئے روانہ ہوا۔ وفد کے اراکین یہ تھے: **وفد نمبر ۱:** مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب اور خاکسار محمد محمود طاہر، **وفد نمبر ۲:** مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب، مکرم راجہ منیر احمد خاں صاحب، **وفد نمبر ۳:** مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب، مکرم شکیل احمد قریشی صاحب۔ اس دورہ میں زخمیوں کی بھی عیادت کی گئی۔ ناظم صاحب انصاراللہ ضلع لاہور اور ان کے نمائندگان نے ان دورہ جات کو کامیاب بنانے میں خصوصی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس طرح دوران دورہ جات خاکسار کے ساتھ بھی متعدد احباب لاہور نے تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حرف آخر

دارالذکر گڑھی شاہو اور بیت النور ماڈل ٹاؤن میں بہنے والے خون کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرے گا بلکہ ان کے ذریعہ سے انشاء اللہ انقلاب حقیقی رونما ہوگا اور گلشن احمدیت کی تروتازگی اور سرسبزی میں مزید اضافہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ شہدائے لاہور کی قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے اجر سے نہ صرف شہداء اور ان کی فیملیز کو نوازے بلکہ پوری جماعت کو ان کے ثمرات سے متمتع فرمائے۔ اس طرح اس موقع پر جو عظیم الشان صبر وتحمل اور حوصلہ کا مظاہرہ شہداء کے لواحقین کی طرف سے کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس سانحہ پر صبر کرنے والوں کو حسب وعدہ اپنی معیت خاص سے نوازے۔ سانحہ لاہور میں بیسیوں کی تعداد میں لوگ زخمی بھی ہوئے بعض کے زخم گہرے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو اشرار کے شر سے بچائے اور اپنی حفاظت میں لے لے اور ظالم کا ہاتھ ظلم سے روک دے اور آزمائش کی اس گھڑی میں ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنے مولیٰ کے حضور جھکنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

☆☆☆☆

فہرست شہدائے لاہور

﴿مرتب: نظارت امور عامہ ربوہ﴾

نمبر شمار	نام مع ولدیت	مجلس/حلقہ	تنظیم	مقام تدفین
1	مکرم شیخ شمیم احمد صاحب ولد مکرم شیخ نعیم احمد صاحب	شادباغ کالونی	خدام الاحمدیہ	ربوہ
2	مکرم منور احمد قیصر صاحب ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب	باغبانپورہ	انصاراللہ	ربوہ
3	مکرم ظفر اقبال صاحب (نومبائع) ولد مکرم محمد صادق صاحب	//	انصاراللہ	ربوہ
4	مکرم احسان احمد خان صاحب ولد مکرم وسیم احمد خان صاحب	بھماں	خدام الاحمدیہ	ربوہ
5	مکرم حاجی محمد اکرم ورک صاحب ولد مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب	کینال پارک	انصاراللہ	ربوہ
6	مکرم عبدالرحمٰن صاحب (نومبائع) ولد مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب	گوال منڈی	خدام الاحمدیہ	ربوہ
7	مکرم محمود احمد صاحب ولد مکرم مجید احمد صاحب	دارالذکر	انصاراللہ	ربوہ
8	مکرم محمد اشرف بلال صاحب ولد مکرم محمد عبداللطیف صاحب	اپر مال	انصاراللہ	ربوہ
9	مکرم عتیق الرحمٰن وڑائچ صاحب (ڈرائیور) ولد مکرم محمد شفیع صاحب	دارالذکر	انصاراللہ	ربوہ
10	مکرم عرفان احمد ناصر صاحب ولد مکرم عبدالمالک صاحب (مرحوم)	گڑھی شاہو	خدام الاحمدیہ	ربوہ
11	مکرم مسعود احمد اختر باجوہ صاحب ولد مکرم محمد حیات باجوہ صاحب	زمان پارک	انصاراللہ	ربوہ
12	مکرم سجاد اظہر بھروانہ صاحب ولد مکرم مہر اللہ یار صاحب	ٹھٹھہ شیر کا جھنگ	خدام الاحمدیہ	ربوہ
13	مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب ولد مکرم راجہ خان صاحب	میوگارڈن	انصاراللہ	ربوہ
14	مکرم نثار احمد صاحب ولد مکرم غلام رسول صاحب	نواں پنڈ نارووال	//	ربوہ
15	مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب ولد مکرم مرزا منور بیگ صاحب	شاداب کالونی	//	ربوہ
16	مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب ولد مکرم چوہدری یوسف خان صاحب	گڑھی شاہو	//	ربوہ
17	مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب ولد مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب	ڈیفنس	//	ربوہ
18	مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب ولد مکرم عبداللطیف پراچہ صاحب	//	خدام الاحمدیہ	ربوہ
19	مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ولد مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب	سوئی گیس ہاؤسنگ سوسائٹی	انصاراللہ	ربوہ

20	مکرم چوہدری حفیظ احمد ایڈووکیٹ صاحب ولد مکرم چوہدری نذیر حسین صاحب	ڈی۔ایچ۔اے	انصاراللہ	ربوہ
21	مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب ولد مکرم چوہدری نثار احمد صاحب	//	خدام الاحمدیہ	ربوہ
22	مکرم ناصر محمود خان صاحب ولد مکرم محمد عارف نسیم صاحب	فیصل ٹاؤن	خدام الاحمدیہ	ربوہ
23	مکرم محمد یحیٰ خان صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ خان صاحب	فیصل ٹاؤن	انصاراللہ	ربوہ
24	مکرم عمیر احمد ملک صاحب ولد مکرم عبدالرحیم صاحب	فیصل ٹاؤن	خدام الاحمدیہ	ربوہ
25	مکرم منیر احمد شیخ صاحب (امیر ضلع لاہور) ولد مکرم شیخ تاج دین صاحب	گارڈن ٹاؤن	انصاراللہ	ربوہ
26	مکرم محمود احمد صاحب ولد مکرم اکبر علی صاحب	نشیمن پارک	انصاراللہ	ربوہ
27	مکرم مرزا منصور بیگ صاحب ولد مکرم مرزا سرور بیگ صاحب	چونگی امرسدھو	خدام الاحمدیہ	ربوہ
28	مکرم سید ارشاد علی صاحب ولد مکرم سید سمیع اللہ صاحب	گرین ٹاؤن	انصاراللہ	ربوہ
29	مکرم محمد خاور ایوب صاحب ولد مکرم محمد ایوب صاحب	//	//	ربوہ
30	مکرم شیخ نورالامین صاحب ولد مکرم نصیر احمد صاحب	//	خدام الاحمدیہ	ربوہ
31	مکرم میاں محمد سعید صاحب ولد مکرم میاں محمد یوسف صاحب	گلبرگ III	انصاراللہ	ربوہ
32	مکرم میاں لئیق احمد صاحب ولد مکرم میاں شفیق احمد صاحب	کینال پارک	انصاراللہ	ربوہ
33	مکرم مرزا شاہل منیر صاحب ولد مکرم مرزا محمد منیر صاحب	شادمان گلبرگ	خدام الاحمدیہ	ربوہ
34	مکرم ملک زبیر احمد صاحب ولد مکرم ملک عبدالرشید صاحب	چوبرجی	انصاراللہ	ربوہ
35	مکرم مبشر احمد صاحب ولد مکرم شیخ حمید احمد صاحب	گلبرگ III	//	ربوہ
36	مکرم شیخ ندیم احمد طارق صاحب ولد مکرم شیخ محمد منشاء صاحب	لاہور کینٹ	خدام الاحمدیہ	ربوہ
37	مکرم اعجاز الحق طاہر صاحب ولد مکرم رحمت حق صاحب	مغلپورہ	//	ربوہ
38	مکرم منور احمد صاحب ولد مکرم منیر احمد صاحب	گلشن پارک	//	ربوہ
39	مکرم انیس احمد صاحب ولد مکرم منیر احمد صاحب	گلشن پارک	خدام الاحمدیہ	ربوہ
40	مکرم چوہدری محمد احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب	جوہر ٹاؤن	انصاراللہ	ربوہ
41	مکرم ولید احمد صاحب ولد مکرم محمد منور احمد صاحب	//	خدام الاحمدیہ	ربوہ
42	مکرم الیاس احمد اسلم قریشی صاحب (صدر حلقہ) ولد مکرم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب	لالہ زار کالونی	انصاراللہ	ربوہ

43	مکرم لعل خان ناصر صاحب ولد مکرم حاجی احمد صاحب	پنجاب سوسائٹی	//	ربوہ
44	مکرم چوہدری محمد مالک صاحب ولد مکرم چوہدری فتح علی صاحب	جوہر ٹاؤن	انصاراللہ	ربوہ
45	مکرم شیخ ساجد نعیم صاحب ولد مکرم شیخ امیر احمد صاحب	//	//	ربوہ
46	مکرم شیخ محمد یونس صاحب ولد مکرم شیخ جمیل احمد صاحب	ماڈل ٹاؤن	//	ربوہ
47	مکرم وسیم احمد صاحب ولد مکرم عبدالقدوس صاحب	پورن نگر سیالکوٹ	خدام الاحمدیہ	ربوہ
48	مکرم مبارک علی اعوان صاحب ولد مکرم عبدالرزاق صاحب	قصور شہر	۔	ربوہ
49	مکرم ارشد محمود بٹ صاحب ولد مکرم محمود احمد بٹ صاحب	کوٹ لکھپت	انصاراللہ	ربوہ
50	مکرم جنرل (ر) ناصر احمد چوہدری صاحب ولد مکرم چوہدری صفدر علی صاحب	ماڈل ٹاؤن	انصاراللہ	ربوہ
51	مکرم محمود احمد شاد صاحب (مربی سلسلہ) ولد مکرم غلام احمد صاحب	//	//	ربوہ
52	مکرم محمد انور صاحب (سیکورٹی گارڈ) ولد مکرم محمد خان صاحب	//	//	ربوہ
53	مکرم میاں منیر عمر صاحب ولد مکرم میاں عبدالسلام عمر صاحب	//	انصاراللہ	ربوہ
54	مکرم سردار افتخار الغنی صاحب ولد مکرم سردار عبدالشکور صاحب	//	انصاراللہ	ربوہ
55	مکرم ملک مقصود احمد صاحب ولد مکرم ایس اے محمود صاحب	ڈیوس روڈ	انصاراللہ	ربوہ
56	مکرم منصور احمد صاحب ولد مکرم عبدالحمید جاوید صاحب	مغلپورہ	خدام الاحمدیہ	ربوہ
57	مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب ولد مکرم انور بیگ صاحب	گڑھی شاہو	//	ربوہ
58	مکرم آصف فاروق صاحب ولد مکرم لیاقت علی صاحب	مصطفیٰ آباد	//	ربوہ
59	مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب ولد مکرم شیخ شمس الدین صاحب	گرین ایونیو کینٹ	انصاراللہ	ربوہ
60	مکرم چوہدری محمد نواز چیمہ صاحب ولد مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	سبزہ زار	انصاراللہ	ربوہ
61	مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب ولد مکرم احمد دین بھٹی صاحب	شمالی چھاؤنی	خدام الاحمدیہ	ربوہ
62	مکرم فدا حسین صاحب ولد مکرم بہادر خان صاحب	شمالی چھاؤنی	انصاراللہ	ربوہ
63	مکرم میاں مبشر احمد صاحب ولد مکرم میاں برکت علی صاحب	شمالی چھاؤنی	//	ربوہ
64	مکرم محمد شاہد صاحب ولد مکرم محمد شفیع صاحب	الفیصل ٹاؤن	خدام الاحمدیہ	ربوہ
65	مکرم کیپٹن (ر) مرزا نعیم الدین صاحب ولد مکرم مرزا سراج الدین صاحب	نیو ائیر پورٹ لاہور	انصاراللہ	ربوہ

66	مکرم ملک انصارالحق صاحب ولد مکرم ملک انوارالحق صاحب	عسکری 1	انصاراللہ	ربوہ
67	مکرم عبدالرشید ملک صاحب ولد مکرم عبدالحمید ملک صاحب	شامی چھاؤنی	انصاراللہ	ربوہ
68	مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب ولد مکرم عبدالمجید صاحب	گل دشت کالونی	//	ربوہ
69	مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب ولد مکرم محمد منیر شاہ ہاشمی صاحب	CMH کینٹ	//	ربوہ
70	مکرم مرزا ظفر احمد صاحب ولد مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب	سفاری ولاز نئیر پرنا ؤن	//	ربوہ
71	مکرم سید لئیق احمد صاحب ولد مکرم سید محی الدین صاحب	EME سوسائٹی	//	ربوہ
72	مکرم طاہر محمود احمد پرنس صاحب ولد مکرم سعید احمد صاحب	شیر شاہ کالونی	//	ربوہ
73	مکرم مبارک احمد طاہر صاحب ولد مکرم عبدالمجید صاحب	واپڈا ٹاؤن	//	ربوہ
74	مکرم کامران ارشد صاحب ولد مکرم محمد ارشد صاحب	گڑھی شاہو	خدام الاحمدیہ	ربوہ
75	مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب ولد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی درویش	لاہور کینٹ	انصاراللہ	ربوہ
76	مکرم مرزا محمد امین صاحب ولد مکرم حاجی عبدالکریم صاحب (31 مئی کو شہادت ہوئی)	لاہور کینٹ	انصاراللہ	ربوہ
77	مکرم ڈاکٹر اصغر یعقوب صاحب ولد مکرم ڈاکٹر یعقوب خان صاحب	کیولری گراؤنڈ	انصاراللہ	ماڈل ٹاؤن
78	مکرم منور احمد خان صاحب ولد مکرم محمد ایوب خان صاحب	اسلام پارک	انصاراللہ	ہانڈو گجر لاہور
79	مکرم ملک وسیم احمد صاحب ولد مکرم محمد اشرف صاحب	دارالذکر	//	رتو چھہ چکوال
80	مکرم محمد حسین ملہی صاحب ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب	کوٹ لکھپت	//	ہانڈو گجر لاہور
81	مکرم حسن خورشید اعوان صاحب ولد مکرم ملک خورشید اعوان صاحب	شامی چھاؤنی	خدام الاحمدیہ	دولمیال چکوال
82	مکرم محمد اشرف بھلر صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب	واپڈا ٹاؤن	انصاراللہ	ڈھکو ٹیر کوٹ لاہور
83	مکرم محمد حسین صاحب ولد مکرم نظام دین صاحب	لال پل کوئٹہ	//	
84	مکرم نذیر احمد صاحب ولد مکرم محمد یسٰین صاحب	کوٹ لکھپت	//	لاہور
85	مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب (شہادت 4 رجون)	سمن آباد	خدام الاحمدیہ	ربوہ
86	مکرم سعید احمد طاہر صاحب ولد مکرم صوفی منیر احمد صاحب (شہادت 5 رجون)	کینال پارک	خدام الاحمدیہ	ربوہ

87: مکرم برکت مسیح (مسیحی برادری) یہ دارالذکر میں خاکروب تھے اور اس سانحہ میں وفات پا گئے ۔ جماعتی وفد نے ان کے گھر جا کر تعزیت بھی کی ہے۔

☆☆.....☆☆

ہم پہ ٹوٹا دفعۃً کوہِ گراں یا ربّ مدد

ہم پہ ٹوٹا دفعۃً کوہِ گراں یا ربّ مدد
ہر طرف ہے آہ و زاری کا سماں یا ربّ مدد
وقت کا مرہم بھی ان زخموں کو بھر نہ پائے گا
اور ابھی تو درد ہے اپنا جواں یا ربّ مدد
سر کچل سکتا ہے تو فرعون کا نمرود کا
ظالموں کو تو بنا عبرت نشاں یا ربّ مدد
قتل اک انساں کا کُل انسانیت کا قتل ہے
یہ بھلا بیٹھے ہیں قرآں کا بیاں یا رب مدد
ہیں جبینِ وقت پر مہریں ہمارے خون کی
لکھ رہے ہیں ہم نئی اک داستاں یا رب مدد
جانے کب کھل کر لکھے گا شعر عرشیؔ کا قلم
کب ملیں گی فکر کو آزادیاں یا ربّ مدد
بے حسی کی چادریں اوڑھے ہیں اہلِ اختیار
ہم سے غافل ہیں ہمارے حکمراں یا رب مدد
کوئی امریکہ کے سائے میں ہے کوئی چین کے
تُو ہمارے سر پہ ہو سایہ کناں یا ربّ مدد

لفظ پاکستان کا مطلب تھا ''پاکوں کی جگہ''
بڑھ رہی ہیں اب تو یاں ناپاکیاں یا ربّ مدد
کاگ اذانیں دے رہے ہیں منبروں پر رات دن
اور اجڑتا جا رہا ہے گلستاں یا ربّ مدد
خون کی ہولی تو اب ہر روز کا معمول ہے
پیار کی برسات برسا دے یہاں یا ربّ مدد
زندگی کا نرخ مٹی سے بھی کمتر ہو گیا
موت نے ہر چوک میں کھولی دُکاں یا ربّ مدد
بلبلوں کے گیت تو جانے کہاں رخصت ہوئے
ہر طرف ہے شورِ آوازِ سگاں یا ربّ مدد
مل گئے ہیں چور و چوکیدار اک دوجے کے ساتھ
ہیں بہت مشکل میں ہم سے بے اماں یا ربّ مدد
یہ صدا نقار خانے میں ہے طوطی کی صدا
پر ترے گھر میں نہیں ہے رائیگاں یا رب مدد
فاصلہ کچھ بھی نہیں بیچ ، آہ اور اللہ کے
''لام'' کا پردہ ہے ان کے درمیاں یا رب مدد
عرش کانپ اٹھتا ہے عرشی آہ سے مظلوم کی
چیر دیتی ہے یہ ساتوں آسماں یا رب مدد

﴿ارشاد عرشی ملک﴾

سانحہ لاہور ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء
عشق و وفا، ایثار و قربانی، صبر و حوصلے اور بلند عزم و ہمت کی لازوال داستان

﴿محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ﴾

دارالذکر لاہور کا وہ **ہال** جو ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کو انسانوں کی قربان گاہ کا ایک منظر پیش کر رہا تھا یہاں درجنوں **عباد اللہ الرحمٰن** نے اپنے خون سے اس کے در و دیوار اور فرش کو نہلا دیا تھا۔ وہ ہال اگلے جمعہ میں ذکر الٰہی سے ویسا ہی سجا ہوا تھا جیسا کہ ۲۸ مئی کو سانحہ سے قبل اگلے جمعہ پر ہال ویسے ہی فرزندان توحید سے پُر تھا جیسا کہ اس کا معمول تھا۔ ۴ جون کو سینکڑوں **عباد اللہ** اپنے مالک حقیقی کے سامنے سربسجود تھے اور تصور بھی نہ تھا کہ ایک ہفتہ قبل یہاں معصوم نمازیوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی تھی۔ دارالذکر کے در و دیوار اور سجدہ گاہ سے ۲۸ مئی کے پیارے شہداء کے خون کی خوبصورت خوشبو آ رہی تھی جو شہداء کے جنت میں بسیرے کی نوید دے رہی تھی۔

ڈیوٹی پر موجود خدام احمدیت ان مقامات پر پہلے سے بھی زیادہ مستعد کھڑے تھے جہاں ایک ہفتہ قبل ان کے پیارے راہ مولیٰ میں قربان ہوئے۔ ان کے پائے ثبات میں جرأت و بہادری اور استقامت کا عنصر غالب نظر آ رہا تھا۔ ۴ جون ۲۰۱۰ء کا جمعۃ المبارک **لاہور** میں پہلے سے بڑھ کر ذوق عبادت کے ساتھ ادا کیا گیا۔ چار مقامات پر مرکزی نمائندگان نے خطبہ دیا اور نماز پڑھائی ان میں دارالذکر میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، بیت النور ماڈل ٹاؤن میں محترم سید محمود احمد صاحب ناظر اصلاح ارشاد مرکزیہ، بیت التوحید میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح ارشاد مقامی و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور بیت الذکر دہلی گیٹ میں محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے جمعہ پڑھایا۔

آنسوؤں سے تر سجدہ گاہیں

خاکسار نے ۴ جون کا جمعہ جماعت احمدیہ **لاہور** کی مرکزی بیت دارالذکر گڑھی شاہو میں ادا کیا ہاں اسی ہال میں جہاں سات روز قبل جمعہ ہی کے دن باوضو اور مطہر عباد اللہ کو نماز جمعہ کے موقع پر ظلم و جور کا نشانہ بنایا گیا تھا اور ان کے خون سے

دارالذکر کو تر کر دیا گیا۔ اگلے ہی جمعہ جب لوگ اللہ کی عبادت کے لئے اس مبارک دن دارالذکر میں جمع ہوئے تو اللہ کے حضور اپنی آہ و بکا سے اپنی سجدہ گاہوں کو اپنے آنسوؤں سے تر کر دیا۔ یوں لگتا تھا کہ آج غلامان مسیح موعودؑ کی اللہ کے حضور آہ و زاری عرش الٰہی کو ہلا دے گی۔ فرزندان توحید نے اس زور سے متیٰ نصر اللہ کی آواز بلند کی کہ عرش سے الا ان نصر اللہ قریب کی صدا سنائی دے رہی تھی۔ یہ اللہ ہی کی مدد، اس کی تائید و نصرت اور اس کی طرف سے عطا کردہ سکینت تھی کہ جس مقام پر اس کے عبادت گزار بندوں پر گولیاں برسا کر انہیں اپنے مقصد تخلیق سے دور کرنے کی ناکام کوشش دشمن نے کی تھی، وہ مقام آج پھر اللہ کے عبادت گزار بندوں سے بھرا ہوا تھا اور ان کی عبادت میں پہلے سے بڑھ کر ذوق اور خشوع و خضوع پایا جا رہا تھا۔ یہ تھا جماعت احمدیہ کا ردعمل ۲۸ رمئی کے واقعہ پر جس کو دیکھ کر دشمن خائب و خاسر ہو گیا اور ہمارے اغیار کو احمدیت کا حقیقی چہرہ نظر آیا۔ یہ دراصل ان شہداء کی قربانیوں کا ثمرہ ہی ہے جسے ایک بے مثل عالمی دینی کردار کی صورت میں دنیا نے دیکھا ہے۔

آفرین ہے شہداء کے لواحقین پر کہ اگلے جمعۃ المبارک ۴ رجون پر جہاں ۲۸ رمئی کو ان کے پیاروں اور عزیزوں نے اپنے مولیٰ کے حضور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا اس مقام پر آ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے۔ محترم امیر صاحب ضلع لاہور محترم منیر احمد شیخ صاحب نے دارالذکر میں اپنی جان اپنے مالک حقیقی کو پیش کی۔ آپ کے بچے جو عموماً ماڈل ٹاؤن بیت النور میں جمعہ پڑھتے ہیں اور ۲۸ رمئی کو بھی بیت النور ماڈل ٹاؤن میں تھے خاکسار نے ان کے تینوں بیٹوں کو اگلے جمعہ یعنی ۴ رجون کو دارالذکر کے محراب میں نماز جمعہ ادا کرتے ہوئے دیکھا جہاں ان کے پیارے والد محترم جو ہم سب کو بھی پیارے ہیں نے جام شہادت نوش کیا تھا۔ شہداء کے لواحقین نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ اپنے مولیٰ سے باندھے ہوئے عہد کو وقت آنے پر پورا کر دکھائیں گے اور اس وقت وہ یَنْتَظِر کی صف میں پُرعزم کھڑے ہیں اور انہیں کسی بزدلانہ کوشش سے مرعوب نہیں کیا جا سکتا۔

خوبصورت ردعمل اور حسین کردار

اتنا بڑا سانحہ گزرا کہ سینکڑوں خاندان اس سے براہ راست متاثر ہوئے اور جماعت احمدیہ من حیث الجماعت اس المناک سانحہ سے دوچار ہوئی۔ لیکن چشم فلک نے دیکھا کہ اس سانحہ کے نتیجہ میں جہاں عورتوں کے سہاگ لُٹ گئے، جہاں ماؤں نے اپنے جگر گوشوں کو کھو دیا، جہاں معصوم بچے اپنے باپوں کے سایہ سے محروم ہو گئے، جہاں بہنوں نے اپنے جوان بھائی گنوا دیئے۔ کونسا رشتہ تھا جو چشم زدن میں متاثر نہ ہوا ہو لیکن اس قدر عظیم سانحہ پر سب کی زبانوں پر یہی فقرہ تھا کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

دشمن نے شاید خیال کیا ہو گا کہ اس عظیم صدمہ کے بعد احمدی گلی کوچوں میں سراپا احتجاج بن جائیں گے، نارِ جلائیں

گے، اغیار کی املاک کو نقصان پہنچائیں گے، دھرنے دیں گے، ٹریفک بلاک کریں گے، حکومت کے خلاف نعرے لگائیں گے لیکن دشمن کو کیا معلوم کہ انہوں نے کس قوم کو للکارا ہے۔ یہ تو حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری جماعت ہے جو کہ دین حق کے حقیقی چہرہ کو دکھانے کے لئے پیدا کی گئی ہے دنیا نے دیکھا کہ اس قدر عظیم سانحہ پر اس قدر عظیم الشان صبر و حوصلے اور ضبط جذبات کا مظاہرہ کیا گیا۔ اپنا ہم وغم اپنے مولیٰ کے حضور بیان کیا اور اپنے پیارے شہیدوں کو انتہائی صبر و حوصلے اور سکینت کے ساتھ لحدوں میں اتارا۔ تدفین کے مناظر کی عکس بندی کرنے والے چینلز کی ٹیمیں اس پُر وقار نظارہ کو دیکھ کر حیران تھیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں۔ دراصل یہ وہ سکینت تھی جو اللہ تعالیٰ کے فرشتے نازل فرما رہے تھے اور شہداء کے لواحقین کے خوف کو امن اور سکون میں بدل رہے تھے۔

حالت خوف کا امن میں بدلنا

صدر صاحب مجلس انصاراللہ کی ہدایت کے تحت خاکسار کو دوبار متعدد شہداء کی فیملیز سے لاہور میں ان کے گھروں میں جا کر ملاقات اور ان کے بلند حوصلے، تسکین قلب اور عدیم المثال صبر کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ سب سے بڑھ کر لواحقین کی طرف سے اس بات پر اظہار مسرت تھا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر شہید کے گھر فون کر کے ان کے احوال معلوم کر کے ان کے حوصلے کو بلند کیا۔ یقیناً حضور انور ایدہ الودود کے ٹیلی فونز نے شہداء کے لواحقین کے زخموں پر مرہم کا کام کیا۔ ایسے لگتا تھا کہ وہ خلیفۃ المسیح کی آواز کو اپنے گھر میں سن کر اپنے سارے غم بھول گئے ہیں۔ یہ وہ کیفیت ہے جو دراصل برکات خلافت کے نتیجہ میں ہی ملا کرتی ہے۔ ہاں وہ خلافت جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہے۔ اس کا ایک مظاہرہ ہم نے اس عظیم سانحہ کے نتیجہ میں طبعی طور پر پیدا ہونے والے خوف کو امن کی حالت میں اپنی آنکھوں کے سامنے بدلتے ہوئے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس نعمت خلافت سے سرفراز رکھے اور اس کی برکات سے مستفیض فرماتا رہے۔ آمین۔

شہداء کے خاندانوں سے ملنے کے بعد ہمیں مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ کی تفسیر معلوم ہوئی کہ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے تو اپنے عہدوں کو پورا کر گئے اور ان کے لواحقین ان کی راہ پر چلنے کی تمنا اپنے دل میں رکھتے ہیں اور تقدیر الٰہی کے منتظر ہیں۔ عشق و وفا اور جاں نثاری کی داستان احباب جماعت اپنے پیارے امام کے خطبات میں سن چکے ہیں جو دلوں کو گرما دینے والی ہے۔

جرأت و بہادری کا شاندار نمونہ

صبر و رضا کے پیکروں نے اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا ایثار و قربانی کے عظیم نمونے دکھائے کہ قرون اولیٰ کی

یادتازہ کردی۔دوسروں کو بچاتے ہوئے اپنی جانیں دے دیں۔جرأت اور بہادری کے ایسے عظیم نمونے بھی ہم نے دیکھے کہ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں نہتے نوجوانانِ احمدیت نے وہ کارنامہ دکھایا کہ جو حالت جنگ میں مسلح تربیت یافتہ لوگ بھی نہیں دکھا سکتے اور دو حملہ آور دہشت گردوں کو جو آتشیں اسلحہ سے لیس اور خودکش جیکٹ پہنے ہوئے تھے ان کو زندہ پکڑ کر بہت بڑی تباہی سے بچالیا۔ایک دہشت گرد کو قابو کرنے والا ایک بظاہر کمزور سا نہتا جوان تھا لیکن اس نے وہ کام کر دکھایا جو طاقتور پہلوان بھی نہ کر سکے۔اس نے جب ایک ہاتھ سے دشمن کی گردن دبوچی تو دوسرا ہاتھ دشمن کی گن پر رکھ دیا جس کے بعد دوسرے ساتھیوں نے دشمن پر قابو پا لیا۔اس کی بندوق سینکڑوں گولیاں برسانے کے بعد آگ کی طرح گرم تھی۔اس کے نتیجہ میں اس بہادر نوجوان کا ہاتھ جل کر شدید مجروح ہوا لیکن اس کے ہاتھ پر نگینوں کی طرح اُبھرے ہوئے چھالے بہتوں کی جان بچا گئے۔

بیت النور ماڈل ٹاؤن میں سیکیورٹی گارڈ محمد انور نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جان دے کہ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا کہ میری لاش سے گزر کر ہی کوئی بیت النور میں داخل ہوگا۔اس شہید کے جواں سال بیٹے عطاء نے بھی جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا اور بیت النور کے مین ہال میں شدید زخمی ہوا اور اسی حالت میں دشمن کو قابو کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کو شفائے کامل عطا فرمائے۔

بیٹا آگے نکل گیا میں پیچھے رہ گیا

سانحہ لاہور میں شہید ہونے والے سب سے کم عمر نوجوان عزیزم ولید احمد آف ناصر آباد شرقی ربوہ تھے۔منفرد اعزاز کے حامل ہیں کہ دادا بھی شہید اور نانا بھی شہید۔اپنے دادا اور نانا کی قربانیوں کی یاد کو زندہ کر گیا۔اس کی تو بچپن سے ہی خواہش تھی کہ وہ بڑا ہو کر شہید بنے گا۔دارالذکر میں زخمی حالت میں والدین کو فون کیا لیکن اپنے زخمی ہونے کا نہ بتایا کہ والدین کو دکھ نہ ہو اور پھر جام شہادت نوش کیا۔آفرین ہے ولید کے والد محمد منور پر کہ جس کا اکلوتا بیٹا شہید ہو گیا اور وہ یہ کہہ رہا تھا ’’میرے والد بھی شہید اور میرا بیٹا بھی شہید ہو گیا۔میرا بیٹا آگے نکل گیا میں پیچھے رہ گیا‘‘ سبحان اللہ راہ مولیٰ میں قربان ہونے کے لئے من ینتظر کے اس گروہ کی شان تو دیکھئے!!!

دشمن مجھے گرا کر ہی آگے جائے گا

شہید مکرم منور احمد قیصر صاحب دارالذکر لاہور میں سالہا سال سے گیٹ پر سیکیورٹی ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔بہادری کے ساتھ ڈیوٹی دیتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ کوئی مجھے گرائے گا تو آگے جائے گا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی بات پوری کی اور جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ دارالذکر کے ابتدائی شہداء میں شامل ہوئے۔ان کے بیٹے کا کہنا ہے کہ میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے پاس لے گیا جو زیادہ جماعتی خدمت کرنے والے تھے۔

نو مبائع شہید کا اخلاص

شہادت کا اعزاز پانے والے ایک مخلص نو مبائع مکرم ظفر اقبال صاحب باغبانپورہ لاہور بھی تھے جنہوں نے دارالذکر میں جام شہادت نوش کیا۔ مارچ 2009ء میں بیعت کی اور بڑی تیزی کے ساتھ اخلاص و وفا میں ترقی کی۔ جمعہ بڑے شوق کے ساتھ دارالذکر میں پڑھا کرتے تھے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ مخالفت ہوئی تو زیادہ سے زیادہ ماردیں گے اور شہادت مل جائیگی۔ اللہ نے ان کی بات پوری کی۔ ان کی اہلیہ نے ان کے بارہ میں کہا کہ یہ جس قدر احمدی ہونے سے پہلے مخالفت میں جوشیلے تھے اتنے ہی جوشیلے احمدیت میں آنے کے بعد ہوگئے۔ ان کے لواحقین ان کی شہادت کو اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں اور دوسروں کو تسلیاں دیتے ہیں۔ یہ ہے احمدیت کا کردار جو اور کہیں نظر نہیں آتا۔

عظیم احمدی مائیں

مغلپورہ کے ایک شہید مکرم منصور احمد صاحب جو جواں عمری میں یہ اعزاز پا گئے۔ ان کے چار کمسن بچے ہیں اور چاروں کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کیا ہوا ہے۔ اللہ کے فضل سے بچوں کی اعلیٰ دینی تربیت کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ بڑی بچی صرف چھ سال کی اور اس کے بعد بیٹا چار سال کا ہے لیکن حیرت ہوتی تھی کہ ان دونوں بچوں کو لمبی لمبی نظمیں یاد تھیں اور ملاقات کے دوران ان دونوں نے ترنم کے ساتھ نظمیں سنائیں۔ ان کے شہید والد صاحب موبائل میں نظمیں ریکارڈ کر کے دیتے اور بچوں نے یاد کیں۔ وقف نو کی کلاسز پر بڑی باقاعدگی کے ساتھ لے کر جاتے اور ان کی خواہش تھی کہ ان کے بچے جماعت کی خدمت میں نام پیدا کریں۔ دارالذکر میں پہلی صف میں جا کر جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ ان کی والدہ نے کہا کہ مجھے شوق تھا کہ میرے بچے میرا نام پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کو شہادت دی ہے۔ اللہ نے کیسی مائیں احمدیت کو عطاء کی ہیں جو اپنے جگر گوشوں کی قربانیوں پر نازاں ہیں اور آخرین کو قرون اولیٰ کی عظیم ماؤں کے ساتھ ملانے والی ہیں۔ اسی قسم کا اظہار محمد شاہد شہید کی والدہ نے بھی کیا کہ میرا بیٹا سب بیٹوں سے اچھا اور خوبیوں کا مالک تھا اور وقعۃً اس لائق تھا کہ وہ اللہ کے حضور قربانی کے لئے پیش کیا جائے۔

شہادت کا ایک منفرد پہلو

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے پوتے محترم میاں منیر عمر صاحب آف ماڈل ٹاؤن نے بھی جام شہادت نوش کر کے خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے خون کو بھی گلشن احمدیت کی آبیاری کے لئے پیش کر دیا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ جو حضرت پیر افتخار احمد صاحب پسر حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کی نواسی ہیں انہوں نے بتایا کہ مجھے خوشی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے خاندان کا خون احمدیت کی آبیاری میں شامل ہوگیا اور جس طرح حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح

الاوّل کا آپس میں گہرا تعلق تھا۔ آقا و غلام بھی تھے اور گہرے دوست بھی اور حضرت مسیح موعودؑ کا خون مرزا غلام قادر شہید کے ذریعہ احمدیت کے کام آیا اب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا خون بھی شامل ہوگیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اللہ کرے کہ یہ خون آپ کے تمام عزیزوں کے لئے بھی باعث برکت اور نیک ثمرات کا حامل ہو۔

واقف زندگی بھائی کی شہادت

ہمارے پیارے واقف زندگی بھائی محترم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے ماڈل ٹاؤن میں منبر پر موجودگی کے دوران احباب جماعت کو دعاؤں کی تلقین کرتے ہوئے اور اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر کے واقفین زندگی کے لئے بھی مثال قائم کر دی ہے۔ بہت ہی مرنجان مرنج طبیعت کے مالک اور علمی مزاج کے حامل تھے۔ آپ کو متعدد بار دشمن کی دھمکیاں ملتی رہی لیکن مردانہ وار میدان جنگ میں سینہ تان کر جان کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

معصوم زخمی بچی کا نمونہ

اس سانحہ کے دوران ڈیڑھ صد کے قریب لوگ زخمی ہوئے ان کے حوصلے بلند ہیں اور وہ کسی سے خوف کھانے والے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے ان کو بھی سکینت سے نوازا ہے۔ اس کی ایک ''معصوم مثال'' بہت ہی پیاری سب سے کم عمر بچی چار سالہ عزیزہ نور فاطمہ ہے جو کہ اپنے ابا محمد اعجاز صاحب آف مغلپورہ کے ہمراہ دارالذکر جمعہ پڑھنے آئی۔ اس کے دو بھائی جو اطفال کی عمر میں ہیں وہ بھی ہمراہ تھے ان سب کو گرنیڈ کے پھٹنے سے زخم آئے لیکن سب سے گہرا زخم نور فاطمہ کو اس کے رخسار پر آیا۔ ڈیڑھ انچ کے قریب زخم آیا لیکن آفرین ہے اس معصوم بچی پر کہ تقریباً تین گھنٹے مربی ہاؤس میں محبوس رہی۔ رونا تو درکنار ایک بار اُف تک نہیں کی اور جب دوسرے لوگ بولتے تو یہ انگلی کے اشارے سے منع کرتی کہ باہر گندے لوگ ہیں خاموش رہیں اس پر یہ تسکین یقیناً اللہ کے فرشتے اُتار رہے تھے۔

لازوال قربانی کی حسین مثال

شہداء کی قربانی اور ان کے لواحقین کے صبر و رضا کی داستان بہت طویل ہے ان کو صفحات میں سمویا نہیں جا سکتا۔ ان شہادتوں کی ایک شان یہ بھی ہے کہ دارالذکر اور بیت النور ماڈل ٹاؤن دونوں مقامات پر جماعت لاہور کی مرکزی قیادت کو جام شہادت نوش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ دارالذکر میں محترم منیر احمد شیخ صاحب امیر جماعت لاہور اور بیت النور میں میجر جنرل ناصر احمد صاحب صدر جماعت ماڈل ٹاؤن شہید ہوئے اس طرح آپ حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ اس شعر کی بھی عملی تصویر بن گئے کہ:

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میان خاک و خوں بینی سرے

میں وہ نہیں ہوں کہ جس کی بروز جنگ پشت نظر آئے بلکہ میں وہ ہوں جسے تو میدان جنگ میں خاک و خون سے

لتھڑا ہوا پائے گا۔ پس ان مردان خدا نے ثابت کر دیا کہ وہ مسیح موعودؑ کے حقیقی غلام ہیں جنہوں نے میدان جنگ میں پشت نہیں دکھائی بلکہ ان کے جسم خاک و خون سے بھرے ہوئے تھے اور انہوں نے عین میدان کارزار میں سینہ تان کر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت سید عبد اللطیف شہید کابل کی عظیم شہادت پر فرمایا تھا:

''اے عبد اللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں میری موت کے بعد رہیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے''۔ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۰)

آج حضرت مسیح موعودؑ کے غلام آپ کی وفات کے سو سال بعد بھی وہی نمونہ دکھلا رہے ہیں جس کی مثال شہزادہ عبد اللطیف صاحب نے قائم کی تھی۔ آج ہزاروں لاکھوں مظفر راہ مولیٰ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں اے مولیٰ کریم تو غلامان مسیح موعودؑ کی قربانیوں کو قبول فرما اور ان کے خون سے دین حق کی آبیاری کرتے ہوئے دنیا میں انقلاب حقیقی برپا کر دے۔ آمین یا رب العالمین۔

☆☆☆

یہ کربلا نئی نہیں

ظلم کی انتہا ہے یہ - یہ انتہا نئی نہیں
پہلے بھی ہو چکی ہے اک یہ کربلا نئی نہیں

پہلے بھی ہو چکے شہید پہلے بھی سر قلم ہوئے
پھر بھی ہمارے صبر کی یہ انتہا نئی نہیں

تاریخ اپنے آپ کو دُہرا رہی ہے بار بار
یہ اہل حق پہ کفر کی جور و جفا نئی نہیں

اَحد کی ہر صدا پہ یوں کرنا ستم بری طرح
داعیٔ حق پہ دشمنوں کی جفا نئی نہیں

(سید اسرار احمد توقیر۔ ربوہ)

سانحہ لاہور ۲۸/مئی ۲۰۱۰ء پر دانشوروں کی آراء و تبصرے

ندامت، ندامت اور ندامت

معروف کالم نگار حامد میر صاحب اپنے کالم قلم کمان میں ’’ندامت، ندامت اور ندامت‘‘ کے عنوان کے تحت تحریر کرتے ہیں:۔

ہر سال 28 مئی کو یوم تکبیر کے طور پر منایا جاتا تھا لیکن دہشت گردوں نے 28 مئی 2010ء کو اہل پاکستان کے لئے اہل پاکستان کے لئے یوم ندامت بنا دیا...... بدقسمتی سے پچھلے دس سال میں کراچی اور سیالکوٹ سمیت ملک کے مختلف حصوں میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر حملے ہو چکے ہیں۔ ان حملوں کا مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مسلمانوں کے حصے میں صرف اور صرف بدنامی آتی ہے۔ وہ لوگ جو پاکستان میں شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں اور شریعت کے نفاذ کے لئے بم دھماکے کر رہے ہیں ان سے سوال ہے کہ کیا کسی اسلامی ریاست میں کسی غیر مسلم اقلیت کی عبادت گاہ میں گھس کر نہتے لوگوں پر گولیاں برسانا اسلام دوستی ہے یا اسلام دشمنی؟..........

تمام علماء سے گزارش ہے کہ وہ قوم کو بتائیں کہ مسلمانوں کی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کے کیا حقوق ہوتے ہیں اور بے گناہ افراد پر گولیاں برسانے والے کے لئے اسلام کا کیا حکم ہے؟ سچی بات تو یہ ہے کہ جب ایک دفعہ آئین پاکستان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا تو پھر ان کے حقوق کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری تھی۔ 28 مئی کو ان کے ساتھ بہت ظلم ہوا اور ہمارے سر ندامت سے جھک گئے۔ حکومت کو اور ہر سچے پاکستانی کو 28 مئی کے سانحے پر قادیانیوں کے ساتھ معذرت کرنی چاہئے۔ (روزنامہ جنگ لاہور 31.05.2010)

’’2012ء‘‘

’’روزنِ دیوار سے‘‘ کے نام سے جناب عطاء الحق قاسمی اپنے کالم کا عنوان ’’2012ء‘‘ باندھتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

گزشتہ جمعہ (28 مئی) کی ’’مذہبی‘‘ نشانہ بازی کے علاوہ بلوچستان اور کراچی میں ’’سیکولر‘‘ نشانہ بازی کا سلسلہ بھی جاری ہے اور یوں یہ جاننا مشکل نہیں کہ ہمارے ہاں ’’خام مال‘‘ بکثرت دستیاب ہے جسے ہمارے دشمن ملک اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اس ’’خام مال‘‘ کو بہت ’’ہنر مند علماء‘‘ دہشت گردی میں ڈھالتے ہیں اور میں پورے یقین سے

کہہ سکتا ہوں کہ ان ''علماء'' کے روپ میں اسلام دشمن اور پاکستان دشمن عناصر اپنا کھیل کھیل رہے ہیں۔ان کی ڈاڑھیوں اور ان کے عماموں پر نہ جائیں انہیں کبھی بغیر ڈاڑھی اور بغیر عمامے کے دیکھنے کی کوشش کریں۔ نیچے سے لارنس آف عریبیہ نکلیں گے۔......... یہ سلسلہ مجھے جلد ختم ہونے والا نہیں لگتا کیونکہ پورا اُردو بازار مذہب کے نام پر فساد پھیلانے والی کتابوں سے بھرا پڑا ہے۔آپ کبھی اُردو بازار کا چکر لگائیں اور ان کتابوں کا جائزہ لیں جو بظاہر مذہبی کتابیں ہیں اور اسلام کی تبلیغ کے لئے ہیں لیکن درحقیقت یہ کتابیں اسلام کا چہرہ مسخ کرنے کا ''فریضہ'' انجام دے رہی ہے۔صرف یہی نہیں کبھی واعظان خوش بیاں اور ذاکران خوش الحان کی تقریریں بھی سنیں اگر آپ اسلام کی سچی روح سے واقف ہیں تو ان کی فسادی تقریریں سن کر آپ کا خون کھول اُٹھے گا۔ یہ سب کچھ انتظامیہ کے علم میں ہوتا ہے لیکن وہ اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے صرف ''نوکری'' کر رہے ہیں چنانچہ وہ کسی ''مشن امپاسیبل'' پر جانے کو تیار نہیں شاید انہیں کبھی اس امر کا احساس ہو جائے کہ دشمن دبے پاؤں ہم سب کی طرف بڑھ رہا ہے اس نے کھلم کھلا (خاکم بدہن) پاکستان کے خاتمے کے لئے 2012ء کی تاریخ دی ہوئی ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 31.05.2010)

''کیا یہ حُبِّ رسولؐ ہے''

عرفان صدیقی اپنے کالم ''نقش خیال'' میں زیرعنوان ''کیا یہ حُبِّ رسولؐ ہے؟ میں لکھتے ہیں کہ:۔

''لاہور میں دہشت گردی کا نشانہ بننے والے کون تھے؟ ان کا مذہب،عقیدہ اور مسلک کیا تھا؟ یہ سوالات غیر متعلقہ ہیں۔وہ انسان تھے اور ہمارے دین کا درس ہے کہ ''ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔'' ہمارے نبی پاکؐ کا فرمان ہے کہ ''جس نے کسی ذمی (اسلامی ریاست کے غیر مسلم شہری) کو قتل کیا، وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت کے فاصلے سے آتی ہوگی''۔ کیا اس نبی کریمؐ کا کلمہ پڑھنے اور ان سے محبت وعقیدت کا دعویٰ کرنے والا کوئی شخص نبیؐ کے اس فرمان کی خلاف ورزی کا تصور بھی کر سکتا ہے؟......... میں رات بھر بے کل رہا۔اس وقت بھی ایک چھوٹے سے سوال کی چبھن سے ٹیسیں اُٹھ رہی ہیں۔کیا لاہور میں اسی سے زائد انسانوں کی ہلاکت کی خبر سبز جالیوں والی خلوت گاہ کے مکین کے لئے آسودگی کا باعث بنی ہوگی؟ یہ کون تھے جنہوں نے خون کی ہولی کھیلی؟ وہ جو کوئی بھی تھے خاتم النبیینؐ کے اسوہ حسنہ اور تعلیمات کریم سے بے گانہ تھے۔آپؐ نے تو جانوروں تک کو اذیت دینے سے منع فرمایا ہے۔''

(روزنامہ جنگ لاہور مورخہ 30رمئی 2010ء)

''سانحہ لاہور''

جناب محمد شعیب عادل صاحب ایڈیٹر نیا زمانہ تحریر کرتے ہیں:۔

28رمئی کو لاہور میں احمدی عبادت گاہوں پر حملوں کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ان حملوں کی ذمہ داری فوری

طور پر تحریک طالبان پاکستان نے قبول کرلی ۔یہ حملے حکومتی اور سکیورٹی ایجنسیوں کی نااہلی کا ثبوت ہیں۔خفیہ ایجنسیوں کی ناکامی سے دو سوال اُٹھتے ہیں یا تو انہیں ان دہشت گردوں کی سرگرمیوں کا علم نہیں یا پھر ان کی پشت پناہی کررہی ہیں.......... 28رمئی کو ہونے والی دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے پولیس کلی طور پر ناکام ہوگئی (۔) گڑھی شاہو کی عبادت گاہ پر حملے کے وقت میڈیا پہلے پہنچ گیا جب کہ پولیس بعد میں آئی کیونکہ پولیس کی گاڑیوں میں ڈیزل نہیں تھا حالانکہ متعلقہ تھانے کے سربراہ اپنی حدود میں واقع پٹرول پمپوں سے روزانہ آٹھ لیٹر ڈیزل یا پٹرول بطور بھتہ بھی لیتے ہیں۔پولیس کی ناقص کارکردگی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جائے حادثہ کا معائنہ کرتے وقت وہاں موجود عینی شاہدوں نے بتایا کہ دہشت گردوں کی طرف سے حملے کے وقت بہت سے نمازی جانیں بچانے کے لئے تہہ خانے میں چلے گئے ۔کافی دیر آپریشن کے بعد پولیس نے اعلان کیا کہ عمارت کلیئر کروالی گئی ہے لہٰذا آپ باہر آجائیں اس پر جیسے ہی چند لوگ نکلے ان پر پھر فائرنگ ہوئی اور تین سے چار افراد موقع پر جاں بحق ہوگئے۔30رمئی کو جماعت احمدیہ کے ترجمان نے اپنی پریس کانفرنس میں بڑے افسوس کے ساتھ بتایا کہ اس واقعے کو گزرے دوسرا دن ہوچکا مگر ابھی تک کوئی بھی حکومتی عہدیدار تعزیت کرنے نہیں آیا اور نہ ہی کسی سیاسی رہنما نے یہ گوارا کیا ہے کہ وہ یہاں آکر تباہی وبربادی کے مناظر دیکھے.......... یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں مذہبی جماعتوں کے لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں مخالف فرقوں کے خلاف نہ صرف کفر کے فتوے بلکہ اخلاقیات سے گری ہوئی زبان استعمال کی جاتی ہے اور یہی کچھ ہر جمعے کو لاؤڈ سپیکر پر باآواز بلند دہرایا جاتا ہے مگر ہمارے میڈیا یا کسی دانشور نے اس برائی کو برائی سمجھنے کی بجائے کار ثواب ہی سمجھا ہے۔کوئی ڈیڑھ سال قبل اصولوں کی صحافت کے دعویدار ٹی وی چینل کے ایک میزبان نے جو کہ اپنے مسخرے پن کی وجہ سے کافی مقبول ہیں اپنے پروگرام میں احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا تھا جس کے نتیجے میں سندھ میں دو افراد بھی قتل ہوگئے تھے۔لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ کسی بھی نیوز چینل اور ان کے پروردہ دانشوروں نے اس میزبان کی مذمت کرنا ضروری نہیں سمجھا اور نہ ہی مالکان نے کسی شرمندگی کا اظہار کیا۔چند ہفتے پہلے بھی اسی چینل کے ایک میزبان کی طالبان سے جو گفتگو منظر عام پر آئی تھی اس میں بھی وہ احمدیوں کو اسلام اور پاکستان دشمن ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور مذکورہ صحافتی ادارے کے مالکان سمیت کسی بھی صحافی نے اس کی مذمت نہیں کی۔کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب ہماری مذہبی جماعتیں پاکستان میں ہونے والی خرابی اور سازش کا ذمہ دار احمدیوں کو قرار نہ دیتی ہوں بلکہ ان کی دکانداری ہی احمدیوں کو گالی گلوچ کرنے سے چلتی ہے اور میڈیا اس نفرت کے عمل کو فروغ دینے میں پیش پیش ہوتا ہے۔ہمارے ہاں ایسا ماحول بنادیا گیا کہ لوگ خوف کے مارے احمدیوں کی حمایت میں منہ نہیں کھولتے کہ کہیں انہیں بھی احمدی نہ قرار دیا جائے۔ہمارا سماج یہاں تک زوال کا شکار ہوچکا ہے کہ مذہبی لوگ تو ایک طرف نام نہاد کمیونسٹوں کے پاس بھی جب دلائل ختم ہوجائیں تو

اپنے مخالف پر احمدیت کا ٹھپہ لگا دیتے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ فی الفور ایسے مذہبی لٹریچر پر پابندی لگائی جائے جس میں کسی بھی فرقے کے خلاف گالی گلوچ یا تکفیر کے فتوے شامل ہوں اور مساجد کے لاؤڈسپیکروں پر اذان کے سوا کسی بھی نوعیت کی تقریر پر پابندی ہونی چاہئے۔ (''نیا زمانہ'' لاہور جون 2010ء)

''ریاستی اور غیر ریاستی دہشت گردی''

جناب مسعود اشعر صاحب مذکورہ بالا کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:۔

''ہم اقلیتوں کے تحفظ کے دعوے تو بہت کرتے ہیں مگر بہانے بہانے انہیں، ان کے خاندانوں اور ان کی جائیدادکو نقصان پہنچانے سے باز نہیں آتے۔ **پہلے بھٹو صاحب اور پھر ضیاء الحق ایسے قانون بنا گئے ہیں کہ ان کا سہارا لے کر ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔** سیاسی مفاد بھی ہمیں کچھ نہیں کرنے دیتے۔ ووٹ لینے کے لئے ہم دہشت گرد تنظیموں کی طرف سے آنکھیں بند کئے رکھتے ہیں۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ ہم ان تنظیموں سے ڈرتے ہیں۔

جمعے کے دن ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں جو قتل عام ہوا وہ **ایک دن کی منصوبہ بندی کا نتیجہ نہیں تھا۔ سالہا سال سے جو نفرت کی مہم چلائی جارہی ہے یہ اس کا منطقی انجام تھا** اور ہماری حکومتوں کا یہ حال ہے کہ جمعے کو جو ہوا اس کی اطلاع ایک سال پہلے انسانی حقوق کی تنظیم نے وزیراعلیٰ پنجاب کو دے دی تھی۔ اور پندرہ دن پہلے وفاقی وزارت داخلہ نے بھی خبردار کیا تھا کہ احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملے کی تیاریاں کی جارہی ہیں لیکن کسی نے اس کی پروا نہیں کی۔ چنانچہ ان عبادت گاہوں پر حملے ہوئے تو وہاں حفاظت کے لئے صرف دو تین پولیس والے ہی موجود تھے''۔ (روزنامہ جنگ لاہور 6 / جون 2010)

''لاہور لہولہان''

جناب قیوم نظامی صاحب اپنے کالم منظرنامہ میں ''لاہور لہولہان'' کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

''لاہور کا یہ المناک واقعہ اس لحاظ سے بھی انتہائی افسوسناک ہے کہ جماعت احمدیہ کو گزشتہ کئی مہینوں سے دھمکیاں مل رہی تھیں۔ ان کے خلاف لاہور شہر میں بینرز آویزاں کیے جارہے تھے۔ ان دھمکیوں سے پنجاب حکومت پوری طرح آگاہ تھی۔ پیشگی اطلاعات کے باوجود پنجاب کی حکومت لاہور کے شہریوں کا تحفظ نہ کرسکی اور ایک بار پھر دہشت گردوں نے سکیورٹی فورسز کو ناکام بنا دیا۔ ہر چند کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اور وہ اپنے مقاصد کی خاطر ہر اس شخص یا گروہ کو نشانہ بناتے ہیں جن کے بارے میں ان کو علم ہوتا ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں حکومت کے اتحادی ہیں یا حکومت کے حامی ہیں۔ پاکستان کے شیعہ، سنی اور دیوبندی کوئی گروہ بھی دہشت گردوں سے محفوظ نہیں رہا۔ مگر جماعت احمدیہ کی مساجد پر

حملہ کر کے دہشتگردوں نے **پاکستان پر ایک بڑی چوٹ لگائی ہے جس کی کسک اور درد دنیا کے ہر کونے میں محسوس کیا جائے** گا کیونکہ احمدی جماعت اقلیتی حیثیت رکھتی ہے اس لئے پوری دنیا میں یہ پروپیگنڈا ہو رہا ہے کہ پاکستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمان قوم کو انتباہ کیا تھا کہ مذہب کو سیاست اور ریاست سے علیحدہ رکھا جائے تاکہ پاکستان کے تمام مذہبی فرقے پوری آزادی کے ساتھ اپنے اپنے عقائد کے مطابق زندگی بسر کر سکیں **مگر افسوس کہ ہم نے قائداعظم کے پیغام پر عمل کرنے کی بجائے اس سے انحراف کیا جس کا خمیازہ آج پوری قوم بھگت رہی ہے**"۔

(روزنامہ جناح لاہور 2/جون 2010)

"واپسی"

جناب حمید اختر صاحب اپنے کالم "پرسش احوال" میں "واپسی" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:۔

"**احمدی بھی پاکستان کے شہری ہیں۔ انہیں ایک فیصلے کے ماتحت دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا مگر ان سے زندہ رہنے کا حق تو نہیں چھینا گیا تھا۔** دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح ان کو بھی وہ تمام شہری حقوق حاصل ہیں جن کی ضمانت پاکستان کا آئین دیتا ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں فرقہ وارانہ جذبات کو اس طرح ہوا دی گئی ہے کہ اس کے نتیجہ میں مسلمان مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے۔ تو پھر غیر مسلموں یا اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کون کرے گا؟.......... مرد مومن **ضیاء الحق نے اپنے اقتدار کی طوالت کے لئے فرقہ وارانہ جھگڑوں کی بنیاد رکھی، مذہبی انتہاپسندی کو فروغ دیا۔** دوسرے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے اقتدار کے لئے ملاؤں کو اسمبلی میں اتنی نشستیں دلانے کا اہتمام کیا جس کا انہوں نے کبھی خواب میں نہیں سوچا ہوگا۔ دینی مدرسوں میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ ان کی اسناد کو گریجویشن کے برابر قرار دینے کا فیصلہ کس اصول کے ماتحت کیا گیا؟ ان مدرسوں میں تعلیم پانے والے خودکش حملوں میں پیش پیش ہیں مگر کسی حکومت کو یہ ہمت نہیں ہوئی کہ وہ ان کی کارکردگی کا جائزہ لینے پر آمادہ ہو.......... **قیام پاکستان کی جدوجہد میں سبھی فرقے شامل تھے۔ احمدیوں نے بھی اس میں نمایاں کردار ادا کیا۔ یہی وجہ تھی کہ قائداعظم نے ایک احمدی سر ظفر اللہ کو ملک کا وزیر خارجہ مقرر کیا۔** سر ظفر اللہ اور آغا خاں نے **گزشتہ صدی کی تیس کی دہائی** میں جب برطانوی حکومت ہندوستانیوں کو **اختیارات** منتقل کرنے کے لئے ہندوستانی رہنماؤں سے **بات چیت** کر رہی تھی برصغیر کے **مسلمانوں کے تحفظ کے لئے تاریخی کارنامے سرانجام دیئے**۔ اتفاق سے ہم نے انہی دنوں سر ظفر اللہ کی یادداشتوں پر مشتمل کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ یادداشتیں کولمبیا یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے لئے دیئے ہوئے انٹرویوز پر مشتمل ہیں جو 63-1962ء میں لئے گئے تھے۔ ان میں 1935ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی تیاری سے قبل کے زمانے کی گول میز کانفرنسوں اور حکومت برطانیہ سے جاری گفت و شنید میں ہندوستانی **مسلمانوں کے حقوق کے**

تحفظ کی کوششوں میں سرظفر اللہ اور آغا خان سوئم جناح صاحب سے بھی آگے ہیں مگر ہم نے اپنے ان کرم فرماؤں کو فراموش کر دیا ہے اور کسی تاریخ یا نصاب کی کسی کتاب میں ان کی خدمات کا ذکر نہیں ہے اور جو قومیں اپنے محسنوں کو بھول جاتی ہیں ان کا حشر وہی ہوتا ہے جو ہمارا ہو رہا ہے۔'' (روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد 31 مئی 2010ء)

''رحمٰن ملک، لاہور کے مقتل میں''

معروف صحافی جناب اسد اللہ غالب صاحب اپنے کالم میں تحریر کرتے ہیں:۔

''اب تک کوئی بھی حکومتی اہلکار دہشت گردی کا نشانہ بننے والے مقامات پر پہنچا ہے تو وہ یہی رحمٰن ملک ہیں۔ ورنہ باقی حکومتی شخصیات نے ہسپتالوں تک زخمیوں کی عیادت تک خود کو محدود کر رکھا ہے قادیانیوں کے مراکز میں قدم رکھنا الزامات کو دعوت دینے کے مترادف ہے کسی قادیانی سے انفرادی طور پر ملنا بھی گناہ کبیرہ سمجھا جاتا ہے..........عام طور پر ہمارے اخبارات دہشت گردی کا نشانہ بننے والوں کو شہید لکھتے ہیں۔ چند اخبارات محض جاں بحق پر اکتفا کرتے ہیں لیکن اس واردات کا نشانہ بننے والوں کے لئے بھی نے ''ہلاک'' کا لفظ استعمال کیا۔ میرے ایک ہی قادیانی جاننے والے ہیں۔ میں نے ان کا فون ملایا اور خیریت دریافت کی۔ ابھی تک میرے اندر ماڈل ٹاؤن کی ہاکی گراؤنڈ کی سڑک سے گزرنے کی تاب نہیں۔ مگر رحمٰن ملک لاہور آئے وہ وفاقی وزیر داخلہ ہیں لاہور میں امن و امان براہ راست ان کی ذمہ داری نہیں لیکن اخلاقی حیثیت سے ان کا فرض بنتا تھا کہ وہ اس قیامت کا سامنا کرنے والوں کی خبر گیری کریں۔ وہ ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو بھی گئے اور ہسپتالوں میں داخل زخمیوں کے سرہانے بھی پہنچے۔'' (روزنامہ ایکسپریس یکم جون 2010ء)

''سیاسی قیادت کا امتحان''

جناب لطیف چودھری صاحب اپنے کالم سمت نما میں ''سیاسی قیادت کا امتحان'' کے تحت تحریر کرتے ہیں:۔

''لاہور میں احمدیوں کا قتل عام ہوا، اگلے روز تین پولیس اہلکار دہشت گردوں کا نشانہ بنے اور پھر جناح ہسپتال میں داخل ایک زخمی دہشت گرد کو چھڑانے کے لئے شب خون مارا گیا۔ یہاں تین پولیس والے اور 9 بے گناہ شہری مارے گئے۔ **اُف خدایا! تین روز میں ایک سو سولہ افراد مارے گئے** اس سانحہ پر افسردہ، نادم یا شرمندہ ہونے کے بجائے پنجاب حکومت کے **ایک وزیر کی عامیانہ گفتگو سن کر اور انتظامیہ کے بے حس طرز عمل کا مشاہدہ کر کے میرا سر شرم اور ندامت سے جھک گیا ہے......** پنجاب کے عوام بھی خاموش ہیں۔ وہ بھی فریاد کس سے کریں؟ حکومت کی اپنی مصلحتیں، مجبوریاں اور ضرورتیں ہیں دائیں بازو کے خوشحال دانشوروں کے اپنے مسائل۔ وہ دہشت گردوں سے لڑنا نہیں چاہتے انہیں اپنا بنانا چاہتے ہیں یا ان سے اتحاد کرنا

قرین مصلحت سمجھتے ہیں عوام مرتے ہیں تو مریں اس کا انہیں غم نہیں۔ پنجاب خصوصاً لاہور پولیس کی ''اعلیٰ کارکردگی'' کی روداد بھی سنتے جائیں احمدیوں کی ماڈل ٹاؤن عبادت گاہ پر **حملے کے وقت جو ملزم پکڑے گئے بعض حلقوں کا دعویٰ ہے کہ وہ بھی قادیانیوں کے نوجوانوں نے پکڑے تھے** یہ کارنامہ پولیس نے انجام نہیں دیا۔............احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملے کے وقت رینجرز کو طلب نہیں کیا گیا۔ کیوں؟ اس کا جواب تو حکومت ہی دے سکتی ہے۔ بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر فوری طور پر آرمی کمانڈوز طلب کر لئے جاتے تو گڑھی شاہو میں اتنا جانی نقصان نہ ہوتا۔'' (روزنامہ ایکسپریس 2/جون 2010ء)

''پاکستان نشانے پر ہے''

محترمہ زاہدہ حنا صاحبہ اپنے کالم زرم گرم میں ''پاکستان نشانے پر ہے'' کے عنوان کے تحت لکھتی ہیں:۔

''احمدیوں کی عبادت گاہوں پر ہونے والے خونی حملے کے چند گھنٹوں بعد موبائل فون المناک پیغامات دے رہے تھے کسی کا کہنا تھا کہ یہ خود احمدیوں نے کرایا ہے تا کہ فلاں اور فلاں مذہبی تنظیم پر پابندی عائد کروائی جا سکے۔ کوئی کافروں کی ہلاکت پر مبارکباد دے رہا تھا اور کسی کا کہنا تھا کہ یہ حملہ امریکہ نے کروایا ہے۔ بعض ٹیلی ویژن چینل نفرت انگیز بیانات نشر کر رہے تھے اور کچھ نے خاموشی اختیار کرنے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

یہ بات فوراً ہی سامنے آ گئی کہ ان حملوں کے بارے میں حکومت پنجاب کو پہلے ہی خبردار کر دیا گیا تھا اور یہ بتا دیا گیا تھا کہ اس بار دہشت گردی کا نشانہ احمدی عبادت گاہیں بنیں گی۔ اس موقع پر حکومت پنجاب سے یہ سوال کیوں نہ کیا جائے کہ اس نے ایجنسیوں کی دی ہوئی اس خبر کو اہمیت کیوں نہ دی؟ لیکن صرف صوبائی حکومت پر تنقید بجا نہیں ایجنسیوں سے بھی یہ پوچھنا چاہئے کہ کیا محض ان کا کام صرف اطلاع دینا ہے؟ دہشت گردی کو ناکام بنانا نہیں؟ ہلاک شدگان اور زخمیوں کے لئے فوری طور پر جس سرکاری مالی امداد کا اعلان کیا جاتا ہے اسے کیوں مؤخر کیا گیا؟ یہ تمام باتیں پاکستان کے ایک عام شہری کو دکھ سے دوچار کرتی ہیں اس کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جب ہم دنیا کے دوسرے ملکوں میں مسلمان اقلیت کے طور پر زندگی گزارتے ہیں اور وہاں ہمیں وہ تمام حقوق دیئے جاتے ہیں جو ان غیر مسلم ملکوں کی اکثریت کو حاصل ہیں تو پھر ہمارے ملک میں اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیوں روا رکھا جاتا ہے؟

جمعے کے دن جو احمدی ہلاک ہوئے ان میں خبروں کے مطابق بہت سے دوسرے اہم افراد اور سابق فوجی افسروں کے علاوہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی (کے بیٹے۔ ناقل) بھی شامل تھے۔ یہاں نئی نسل کو یہ یاد دلوانا ضروری ہے کہ یہ وہی ظفر اللہ خاں تھے جنہوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا قرارداد پاکستان کی عبارت کو

تحریر کرنے والوں میں سے تھے ۔بانی پاکستان نے ان کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا اور باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کے وکیل کے طور پر پیش ہوئے ۔سلامتی کونسل میں پاکستان کی طرف سے کشمیر کا مقدمہ بھی انہی نے لڑا تھا۔ڈاکٹر عبدالسلام کا ذکر کرنا تو شاید بے کار ہے اس لئے کہ نوبل انعام یافتگان کی فہرست میں اگر ان کی وجہ سے ''پاکستان'' کا نام شامل ہوا تو اس میں ایسی کون سی خاص بات ہے نوبل پرائز کی بھلا کیا اہمیت ہے۔........... **سچ یہ ہے کہ انتہا پسندی کا جو بیج ہمارے یہاں 1949ء 1974ء اور اس کے بعد جنرل ضیاء الحق کے زمانے سے اب تک بویا گیا وہ برگ و بار لے آیا ہے**۔یہ وہ آدم خور پودے ہیں **جو کافر اور مسلمان میں تمیز نہیں کرتے سب ہی کا خون چوس لیتے ہیں۔آج ہم ہی نہیں پاکستان ان کے نشانے پر ہے۔''** (روزنامہ ایکسپریس 2/جون 2010ء)

''قتل عام''

جناب صبیح احمد صاحب اپنے کالم میں تحریر کرتے ہیں:۔

''اس دن (۲۸/مئی ۔ناقل) ہم پاکستانی ساتویں ایٹمی قوت ہونے کا بارہواں جشن منا رہے تھے اُدھر کلاشنکوف کی نالی جدھر مڑ گئی سو مڑ گئی اور جتنے بندے ڈھیر ہوئے سو ہوئے اور سو سے زیادہ ہوئے جب مذکورہ (دارالذکر) گڑھی شاہو اور (بیت النور) ماڈل ٹاؤن لاہور احمدیوں کی عبادت گاہوں کے اندر اور باہر کئی نیم بسمل اور کئی بے جان پڑے اپنے ہی مہربانوں کی ''مہربانیوں'' کی تصویر تھے ۔یہ بلیک فرائیڈے اپنے آپ میں اس لئے ایک دلخراش واقعہ کے طور پر یاد رہے گا کہ اس سے قبل تو غیر مسلموں پر اس طرح کے حملے نہ ہوئے تھے..........اور وہ منظر دیدنی تھا اور سبق آموز کہ جب ان احمدیوں کی تدفین یک جا نہیں کی گئی بلکہ ان کو وقفوں وقفوں سے دفنایا گیا تا کہ غیر امن پسندانہ کوئی اور واقعہ رونما نہ ہو۔احمدی ہر چند قانون اور آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم قرار دیئے گئے ہیں اور یہ قدم ذوالفقار علی بھٹو نے اس وقت 1974ء میں مذہبی حلقوں کے دباؤ کی وجہ سے اُٹھایا۔درست ہے **مگر جنرل ضیاء الحق کے زمانے میں اس فرقے کے ساتھ مزید ظلم روا رکھا گیا**۔کہنا یہ ہے کہ جب یہ طبقہ غیر مسلم قرار دیا گیا تو کیا اس کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ اس طبقے کے ہر زن و مرد کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے۔اگر جب یہ اقوام متحدہ کے عالمی اعلان کی رو سے اقلیت ٹھہرتے ہیں تو ہمارے اوپر ریاست کے حوالے سے فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم ان کی حفاظت کریں کیونکہ پاکستان میں جدی پشتی رہائشی فقط مسلمان ہی نہیں آباد یہاں غیر مسلم بھی سینکڑوں سالوں سے مقیم ہیں۔ (روزنامہ آج پشاور 6/جون 2010ء)

☆......☆......☆......☆

اخبار مجالس

﴿قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان﴾

یوم خلافت

☆ **مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ** کے زیر اہتمام مورخہ 23 مئی 2010ء کو جلسہ یوم خلافت ایوان ناصر میں منعقد ہوا جس میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان نے خطاب فرمایا۔ تین سو سے زائد انصار شامل ہوئے۔

☆ مورخہ 26 مئی 2010ء کو بعد نماز مغرب وعشاء خانپور ضلع رحیم یار خان میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر و قائد تعلیم، مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نائب قائد عمومی نے خطاب کیا۔ حاضری 65 رہی۔

☆ مورخہ 27 مئی 2010ء کو بعد نماز مغرب وعشاء نواز آباد فارم ضلع حیدر آباد میں جلسہ یوم خلافت ہوا جس میں انصاراللہ پاکستان کا مرکزی وفد بھی شامل ہوا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے خطاب کیا مجموعی حاضری 70 رہی۔

☆ مجلس انصاراللہ دارالحمد مسعود آباد فیصل آباد میں 28 مئی کو ایک جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر بشیر حسین تنویر صاحب نگران حلقہ منعقد ہوا، مکرم اطہر الزمان فاروقی مربی سلسلہ نے تقریر کی حاضری انصار 30، خدام 45 اور بچگان 26 رہی۔

☆ مجلس انصاراللہ علی پور چٹھہ ضلع

حافظ آباد میں 14 مئی کو اجلاس عام میں سچائی، دیانت و امانت اور صفائی کے موضوع پر تقاریر ہوئیں حاضری انصار 8، خدام 6، اطفال 3 رہی، نیز جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔

میٹنگز و اجتماعات

☆ میٹنگ سہ ماہی دوم مورخہ 9 مئی 2010ء کو محترم جناب حافظ مظفر احمد صاحب صدر انصاراللہ پاکستان ربوہ کی زیر صدارت میٹنگ ناظمین علاقہ، ناظمین اضلاع اور زعمائے اعلیٰ صوبہ پنجاب، خیبر پی کے و آزاد کشمیر منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں پہلی بار 26 بڑی مجالس کے زعمائے کرام بھی شامل ہوئے۔ قائدین نے اپنے شعبہ کی ہدایات دیں۔ محترم صدر مجلس نے ضروری امور سے متعلق رہنمائی فرمائی اور آغاز و اختتام میں خطاب فرمایا۔

☆ **علاقہ سکھر** کے ناظمین اضلاع ومجالس کی میٹنگ مورخہ 27 مئی بروز جمعرات قبل از ظہر میرو شہر میں منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر و قائد تعلیم، مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نائب قائد عمومی نے ہدایات دیں۔ کل حاضری 25 رہی۔ (نوٹ: علاقہ میر پور خاص اور کراچی کی میٹنگز سانحہ لاہور 28 مئی کی وجہ سے منسوخ کر دی گئیں جس میں مندرجہ بالا مرکزی وفد نے شامل ہونا تھا۔ مرکزی وفد حضور انور کے خطبہ جمعہ سننے کے فوراً بعد میر پور خاص سے ربوہ کے لئے روانہ ہوا اور ۲۹ مئی کو تین بجے دوپہر

پہنچ گیا اور پھر شہداء کی تجہیز و تدفین اور ان کے لواحقین سے تعزیت میں شامل ہوا)

☆اجتماع نومبائعین: حلقہ بھوانہ ضلع جھنگ میں 16 رمئی کو ٹھٹھہ محمد شاہ کے مقام ڈیرہ باجوہ میں حلقہ بھوانہ و رسارو بھٹیاں کے نو مبائعین کا اجتماع ہوا 14 نومبائعین اور 13 انصار نے شمولیت کی محترم امیر ضلع، ناظم علاقہ اور ناظم ضلع نے شرکت فرمائی۔

☆سالانہ تقریب انصاراللہ مقامی ربوہ: ربوہ کی سالانہ تقریب مورخہ 13 رمئی کو بعد نماز عصر ایوان ناصر میں زیر صدارت حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوئی۔ تلاوت و عہد کے بعد قائد تربیت راجہ منیر احمد خاں صاحب نے نماز کی اہمیت پر تقریر کی اس کے بعد مکرم صدیق احمد منور صاحب نائب زعیم اعلیٰ و منتظم عمومی نے سال 2009ء کی رپورٹ پیش کی۔ مجلس مقامی نے سال 2009ء میں بین المجالس مقابلہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ربوہ کے پہلے دس میں سے پہلے تین حلقہ جات کو سندات صدر مجلس نے عطاء کیں۔ ازاں بعد مکرم صدر مجلس نے عہدیداران کو نہایت اہم نصائح کیں اور بعض شعبہ جات خصوصاً تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تلقین کی۔ اس کے بعد زعیم اعلیٰ چوہدری نصیر احمد صاحب نے مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مغرب وعشاء کے بعد جملہ شرکاء کو عشائیہ پیش کیا گیا۔ کل حاضری 200 رہی۔

☆سالانہ اجتماع شالامار ٹاؤن لاہور: مجلس شالامار ٹاؤن کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ 11، 18 اپریل اور 2 رمئی کو منعقد ہوا آخری اجلاس میں مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب ناظم ضلع نے شرکت کی۔ حاضری 119 میں سے 97 رہی۔

ریفریشر کورسز

☆ضلع جھنگ: یکم مئی 2010ء کو زعمائے مجالس ضلع جھنگ کا ریفریشر کورس جھنگ صدر میں منعقد ہوا 11 مجالس شامل ہوئیں۔ مکرم مربی صاحب نے شعبہ وار تفصیلی ہدایات دیں۔

☆ضلع حافظ آباد: مجلس انصاراللہ پریم کوٹ میں 9 راپریل حاضری 12، مجلس چک چٹھہ 23 راپریل حاضری 7 مجلس حافظ آباد 30 راپریل حاضری 15 ربتینوں ریفریشر کورسز مکرم ناظم صاحب ضلع کی نگرانی وحسب ہدایات منعقد ہوئے۔

☆ضلع چنیوٹ: 2 رمئی کو لالیاں میں 10 مجالس کے زعمائے کرام اور نمائندگان پر مشتمل ریفریشر کورس زیر صدارت محترم امیر صاحب ضلع منعقد ہوا۔ محترم مربی صاحب ضلع نے شعبہ وار تفصیلی ہدایات دیں۔

☆ربوہ: دارالعلوم شرقی بلاک کے حلقہ کی مجالس عاملہ کا ریفریشر کورس مورخہ 29 رمئی کو منعقد ہوا مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ نے صدارت کی 60 عہدیداران نے شرکت کی۔

☆مجلس انصاراللہ علی پور چٹھہ ضلع حافظ آباد: مجلس عاملہ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس 14 رمئی کو ہوا، مکرم رانا مقصود احمد طاہر زعیم مجلس نے شعبہ وار تفصیلی ہدایات دیں۔

فری میڈیکل کیمپس

☆مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام علاقہ گلگت میں 4 تا 9 رمئی 2010ء کے دوران 7 میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔ 3715 مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔ 7 رمئی کی شام مرکزی حکومت کے ادارہ PPHI کی طرف سے میڈیکل ٹیم کے

اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا گیا جس میں ضلع غذر کے ڈپٹی کمشنر اور دیگر افسران بھی شریک ہوئے اور ٹیم کی کارکردگی کو سراہا۔ مقامی اخبارات نے میڈیکل کیمپ کی خبریں بھی شائع کیں ۔مکرم اکرام اللہ شاکر صاحب مربی سلسلہ گلگت نے ان کیمپس کے انعقاد میں بہت تعاون کیا۔ یہ میڈیکل وفد مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب کی زیر قیادت مکرم منور احمد واہلہ صاحب، مکرم ڈاکٹر وقار احمد صاحب واہ کینٹ، مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین بابر صاحب، مکرم ڈاکٹر عرفان احمد صاحب، مکرم سعید احمد صاحب ڈسپنسر اور مکرم محمد آصف شہزاد صاحب ڈرائیور مجلس انصاراللہ پاکستان پر مشتمل تھا۔

☆ **مجلس انصاراللہ کریم نگر:** (فیصل آباد) میڈیکل کیمپ مورخہ 9رمئی کو شوگر ٹیسٹ کے لئے بمقام فیصل لیبارٹری اکبر چوک بالمقابل الائیڈ ہسپتال لگایا گیا ۔مکرم بشیر احمد محمود صاحب نے 44 مریضوں کی شوگر چیک کر کے رپورٹ دی۔

☆ **مجلس دارالنور فیصل آباد:** 9راپریل کو محلّہ شمس آباد میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا۔مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب اور مکرم ناصر علی صاحب نے 51 مریض دیکھے۔ 23راپریل کو محلّہ منیر پارک ، بھائی والا میں 86 مریض زیر علاج آئے ۔14راپریل کو جوہر ٹاؤن کچی آبادی میں فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا 75 مریضوں نے استفادہ کیا۔مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب نے تعاون کیا۔

☆ **زعامت علیا گلشن پارک لاہور:** ماہ اپریل کے دوران 4 میڈیکل کیمپ لگائے گئے ۔3 ڈاکٹر صاحبان کے تعاون سے 514 مریضوں کو فری ادویات دی گئیں ۔ دوران ماہ مئی 4 میڈیکل کیمپ لگائے گئے ۔330 مریضوں کو 2130 روپے کی ادویات دی گئیں ۔

☆ **زعامت علیا ملتان شرقی:** حلقہ حسن آباد میں یکم اپریل کو میڈیکل کیمپ لگایا گیا تین ڈاکٹر صاحبان نے کل 93 مریضان کا معائنہ کیا۔-/1500 روپے کی ادویات دی گئیں ۔

☆ **ماڈل کالونی کراچی:** دوران ماہ مئی 4 ہومیو پیتھک میڈیکل کیمپ جو مورخہ 7رمئی ، 14رمئی ، 21رمئی ، 28رمئی کو منعقد ہوئے ۔کل 839 مریضان کو مفت ادویات دی گئیں ڈاکٹر طلعت اشرف صاحبہ ،ڈاکٹر مریحہ عروج صاحبہ اور ڈاکٹر فاروق ہمایوں صاحب نے مریضوں کا معائنہ کیا۔

وقار عمل

☆ **مجلس دارالنور فیصل آباد:** مورخہ 4راپریل کو کھووال قبرستان کی صفائی کی گئی حاضری 22 انصار اور 20 خدام رہی ۔

☆ **مجلس کریم نگر فیصل آباد:** 9راپریل 2010ء 44 انصار شامل ہوئے تین بڑے ہالز، دریاں، کارپٹ اور گردونواح کی گلیاں صاف کی گئیں ۔مورخہ یکم مئی 2010ء باغ جناح میں مثالی وقارعمل کیا گیا ۔ آٹھ آٹھ دس دس انصار پر مشتمل پانچ ٹیمیں بنا کر کام کا آغاز کیا گیا۔ایک گھنٹہ تک 44 انصار نے ردی کاغذ، جوس کے خالی ڈبے وغیرہ اُٹھا کر ٹھکانے لگائے اور وسیع وعریض باغ جناح کو صاف وشفاف بنادیا گیا ۔

☆ **زعامت علیا گلشن پارک لاہور:** 18راپریل 2010ء تمام گھرانوں نے صبح اپنے اپنے گھروں کے باہر سامنے کے

حصوں کی صفائی کی 79 انصار 35 خدام اور 30 اطفال نے حصہ لیا۔16 رمئی کو تمام گھرانوں نے اپنے اپنے گھروں کے سامنے صفائی کی حاضری انصار 81، خدام 45، اطفال 32 رہی۔

☆ راولپنڈی صدر: 25 راپریل 2010ء کو پبلک پارک میں وقار عمل کر کے 80 تھیلے بھر کر کچرا ٹھکانے لگایا۔3 اطفال، 5 خدام، 30 انصار نے حصہ لیا۔

☆ مجلس انصار اللہ مارگلہ ٹاؤن اسلام آباد: 23 رمئی کو پارک میں وقار عمل کے ذریعہ کوڑا کرکٹ اُٹھا کر ڈرم میں ڈالا گیا 5 انصار اور 7 خدام نے حصہ لیا۔ناشتہ کا بھی انتظام کیا گیا۔

صحت جسمانی

☆ مجلس انصار اللہ راولپنڈی صدر: 25 راپریل کو پبلک پارک میں پکنک کا اہتمام کیا گیا جس میں 3 اطفال 5 خدام، اور 30 انصار شامل ہوئے۔اس دوران ایک طبی لیکچر بھی دیا گیا۔جس میں شوگر، بلڈ پریشر کے بارہ میں ڈاکٹر ریاض الحسن صاحب نے مفید ہدایات و معلومات دیں۔

☆ مجلس کریم نگر: (فیصل آباد) مورخہ 28 رمئی کو اجلاس عام میں محترم پروفیسر ولی محمد ساغر صاحب نے لو سے بچنے کے لئے اور دیگر بیماریوں سے متعلق احتیاطی تدابیر بیان کیں اور حفظان صحت پر مفید لیکچر دیا حاضری 65 رہی۔حافظ محمد اکرم صاحب زعیم اعلیٰ نے صدارت کی۔ یکم مئی 2010ء کو انفرادی سیر کرنے کے بعد کلائی پکڑنے اور گولا پھینکنے کے مقابلے ہوئے۔44 انصار شامل ہوئے۔اجتماعی ناشتہ دیا گیا۔

☆ زعامت علیا گلشن پارک لاہور: یکم مئی کو طاہر بلاک کی تین شہری اور تین دیہاتی مجالس کے مقابلے ہوئے دوڑ میں 18 اور واک (سیر) میں 35 انصار نے شمولیت کی۔کل حاضری 38 انصار اور 2 اطفال رہی۔

☆ مجلس انصار اللہ ضلع لاہور: یکم مئی کو بلاک وار ایک سائیکل سفر صف دوم منعقد ہوا دوطرفہ طے کردہ فاصلہ 22 کلومیٹر شامل انصار 38، اطفال 2، گلشن پارک کے شامل انصار 18، اطفال 2۔

☆ ہفتہ نظام وصیت لاہور: مجلس انصار اللہ ضلع لاہور نے 14 تا 20 رمئی ہفتہ وصیت منایا تعداد انصار صف دوم 50 تعداد موصیان صف دوم 18 تعداد انصار صف اول 34 تعداد موصیان 52 کل تجدید کا نظام وصیت میں شامل حصہ 51 فیصد۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی کو قبول فرمائے۔آمین

☆☆☆

وضاحت

ماہ جون کے شمارہ میں مقابلہ مقالہ نویسی انصار میں اوّل پوزیشن لینے والے ناصر کا نام ان کی تصویر کے نیچے مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب کی بجائے عبدالرشید منگلا شائع ہوگیا ہے۔قارئین درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات کی پابندی کریں

﴿ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ﴾

''شوریٰ کے فیصلے میرے منظور شدہ ہیں جن پر عملدر آمد ہونا چاہیے۔اس کی پابندی کروائیں''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

جدید ایجادات (موبائل اور انٹرنیٹ) کا مفید استعمال:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اب اس طرح کا کام، بری عورتوں والا، انٹرنیٹ نے بھی شروع کردیا ہے۔جرمنی وغیرہ میں اور بعض دیگر ممالک میں ایسی شکایات پیدا ہوئی ہیں کہ بعض لوگوں کے گروہ بنے ہوئے ہیں جو آہستہ آہستہ پہلے علمی باتیں کر کے یا دوسری باتیں کر کے چارہ ڈالتے ہیں اور پھر دوستیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر غلط راستوں پر ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مَیں متعدد بار انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط کا کہہ چکا ہوں۔بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے، یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں بچوں کو ہوشیار کریں۔خاص طور پر بچیوں کو۔اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو محفوظ رکھے۔تو ملازم رکھتے ہوں یا دوستیاں کرتی ہوں جس کو آپ اپنے گھر میں لے کر آرہے ہیں اس کے بارہ میں بہت چھان بین کر لیا کریں۔آج کل کا معاشرہ ایسا نہیں کہ ہر ایک کو بلا سوچے سمجھے اپنے گھر میں لے آئیں۔یہ قرآن کا حکم ہے اور اس پر عمل کرنے میں ہی ہماری بھلائی ہے۔'' (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 92، 93)

نظام جماعت اور عہدیداران کی اطاعت:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے، جو قریب کا دیکھنے والا ہے اُس کو زیادہ لگتا ہے۔اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں، ان کی اولادوں کو کم وبیش ضرور نقصان پہنچتا ہے۔اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔'' (خطبات مسرور جلد اول ص149، 150)

بدرسوم سے اجتناب:۔

بیاہ شادی کی بدرسوم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''ہماری قوم میں ایک یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سویاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑووں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 49)

حصول علم کی اہمیت:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خطبہ جمعہ 31 مئی 1991ء میں فرماتے ہیں:۔

''آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔'' (الفضل 23 ستمبر 1991ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنائیں۔ مجالس عرفان باقاعدہ بچوں کو سنوائی جائیں۔ عہدیداران اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

☆☆☆

مضمون نگار احباب سے گزارش

○ رسالہ انصاراللہ کے محدود صفحات کے پیش نظر اپنے مضامین مختصر مگر جامع، علمی، تحقیقی اور تربیتی موضوعات پر بھجوائیں۔ ○ مضامین میں حوالہ جات مکمل دیں بغیر حوالہ جات کے مضمون شائع نہ ہو سکے گا۔ ○ اصل مضمون ماہنامہ کو بھجوائیں۔ فوٹو سٹیٹ شائع نہ ہوگا۔ ○ مضامین فل سکیپ کاغذ کے ایک طرف بائیں طرف حاشیہ چھوڑ کر خوشخط تحریر کریں ورنہ اشاعت میں تاخیر ہوگی۔ بہتر ہوگا کہ مضمون کمپوز کروا کر بھیجا جائے اور Soft کاپی ای میل کر دیں ○ ادارہ قارئین کے تنقید و تبصرہ اور تجاویز و آراء کو خوش دلی سے قبول کرتا ہے۔ معیار کی مزید بہتری کے لئے اپنی تجاویز ارسال کرتے رہیں۔ مضمون مع ایڈریس اور فون نمبر بھجوائیں۔ (ایڈیٹر)

(ansarullahpakistan@gmail.com)

ربوہ میں شہداء کی تدفین کے چند مناظر

Monthly **ANSARULLAH** July 2010
Regd. # CPL-8/MDFD
EDITOR:Muhammad Mahmood Tahir
Ph:(047) 6212982Fax: (047)-6214431(C.Nagar 35460) E-mail:ansarullahpakistan@gmail.com

بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور

سانحہ ۲۸ مئی بیت النور کے چند مناظر